سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

جمعتہ المبارک، 13۔فروری 2015

(یوم الجمع، 23۔ربیع الثانی 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارھواں اجلاس

جلد 12: شمارہ 4

267

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13-فروری 2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ جات خوراک، صنعت، تجارت وسرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے بارے میں مدبندی حسابات برائے مالی سال 13-2012

ایک وزیر محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے بارے میں مدبندی حسابات برائے مالی سال 13-2012 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ حکومت پنجاب کے حسابات کے بارے میں مدبندی حسابات برائے مالی سال 13-2012

ایک وزیر حکومت پنجاب کے حسابات کے بارے میں مدبندی حسابات برائے مالی سال 13-2012 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال 13-2012

ایک وزیر حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال 13-2012 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

268

4۔ حکومت پنجاب کے سول محکموں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 14-2013

ایک وزیر حکومت پنجاب کے سول محکموں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 14-2013 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 14-2013

ایک وزیر حکومت پنجاب کی ریوینو وصولیوں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 14-2013 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

6۔ حکومت پنجاب کی سرکاری شعبے میں تجارت کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 14-2013

ایک وزیر حکومت پنجاب کی سرکاری شعبے میں تجارت کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 14-2013 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7۔ حکومت پنجاب کے محکمہ جات C&W, HUD&PHE، آبپاشی اور پنجاب دانش سکولوں اور سنٹر زآف ایکسیلینس اتھارٹی کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 14-2013

ایک وزیر حکومت پنجاب محکمہ جات C&W, HUD&PHE، آبپاشی اور پنجاب دانش سکولوں اور سنٹر زآف ایکسیلینس اتھارٹی کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 14-2013 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

269

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 13-فروری 2015

(یوم الجمع، 23-ربیع الثانی 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِO

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝١ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٢ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ
قَلِيْلًا ۝٣ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝٤ اِنَّا سَنُلْقِيْ
عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝٥ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْـًٔا وَّ
اَقْوَمُ قِيْلًا ۝٦ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝٧ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ
وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝٨ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝٩ وَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝١٠

سورة المُزمّل آیات 1 تا 10

اے (محمد) جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو (1) رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی رات (2) (قیام) آدھی رات یا اس سے کچھ کم (3) یا کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو (4) ہم عنقریب تم پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے (5) کچھ شک نہیں کہ رات کا اٹھنا (نفس بہیمی کو) سخت پامال کرتا ہے اور اس وقت ذکر بھی خوب درست ہوتا ہے (6) دن کے وقت تو تمہیں اور بہت سے شغل ہوتے ہیں (7) تو اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اُس کی طرف متوجہ ہو جاؤ (8) (وہی) مشرق اور مغرب کا مالک (ہے اور) اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو اپنا کارساز بناؤ (9) اور جو جو (دل آزار) باتیں یہ لوگ کہتے ہیں ان کو سہتے رہو اور اچھے طریق سے اُن سے کنارہ کش رہو (10)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے
منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے
جس وقت محمد کا دربار نظر آئے

بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی
پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے
گو یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے
سرکار کے پہلو میں دو یار نظر آئے

سوالات

(محکمہ جات خوراک وصنعت، تجارت وسرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات خوراک و صنعت، تجارت و سرمایہ کاری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ کے علم میں آیا ہوگا کہ 11۔فروری کو وزیراعظم پاکستان، وزیراعلیٰ پنجاب اور ملک کی مقتدر ہستیاں ہمارے چنیوٹ تشریف لائیں۔ چنیوٹ اور اُس کے ارد گرد لوہا، چاندی، سونا اور تانبے کے وسیع ذخائر کی موجودگی کے بارے اعلان کیا گیا اور اطلاع دی گئی۔ میں اس پر حکومت پنجاب خصوصاً وزیراعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی انتھک محنت اور کوشش سے اس منصوبے کو دنیا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چنیوٹی صاحب! کیا وہ آپ کا حلقہ بنتا ہے ؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جی، وہ میرا حلقہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پھر آپ کو بھی مبارک ہو۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں پورے پاکستان کو اس چیز کی مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ اب میری خواہش یہ ہوگی کہ جیسے حکومت پنجاب نے قلیل عرصہ میں ان ذخائر کی اطلاع حاصل کی ہے تو اب اُس پر سٹیل مل قائم کرنے، وہاں سے لوہا نکالنے اور دیگر ذخائر نکالنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں دوسری گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آئین پاکستان کے مطابق قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں۔اس وقت سکولوں میں اساتذہ کی جو بھرتی ہو رہی ہے اس میں وہ لوگ اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت show نہیں کر رہے بلکہ عام مسلمانوں کا جو کوٹا ہے اس میں اساتذہ بننے کے لئے اپنی درخواستیں دے رہے ہیں جس سے مسلمانوں کے حقوق کی حق تلفی ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بات یہ ہے کہ پانچ فیصد سپیشل کوٹا وزیر اعلیٰ صاحب نے approve کیا ہوا ہے جس کے مطابق حکومت پنجاب نے پانچ فیصد کوٹا اقلیتوں کے لئے رکھا ہوا ہے تو اُسی پر ہی وہ apply کر رہے ہیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میری گزارش یہی ہے کہ اگر وہ غیر مسلم اقلیت جیسے قانون نے ان کو بنایا ہے تو تمام ای ڈی اوز کو پابند کیا جائے کہ ایسا کوئی فارم ہو جس میں وہ قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت لکھیں اور اس کے مطابق ہی وہ اپنا حصہ لے سکیں۔ میری گزارش ہو گی کہ آپ اس پر اپنی رائے کا اظہار ضرور فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل میں اس کو دیکھتا ہوں۔ پہلا سوال باؤ اختر علی صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

باؤ اختر علی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3000 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعرات مورخہ 23۔اکتوبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

صوبہ میں مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت سزا دلوانے کے لئے قانون سازی کرنے کی تفصیلات

*3000: باؤ اختر علی: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت فروخت کیا جا رہا ہے جس سے انتہائی مہلک امراض پیدا ہو رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ Pure food ordinance میں مردہ جانوروں کا گوشت فروخت کرنے پر کوئی سزا مقرر نہ ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس جرم کی سنگینی کے پیش نظر ذمہ دار افراد اور قصابوں کو کڑی سے کڑی سزا دینے کے لئے قانون ہذا میں جلد از جلد ترمیم کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری Punjab Animals Slaughter Control Act, 1963 کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔ مزید برآں slaughter Houses متعلقہ ضلعی انتظامیہ کے تحت کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر، وزن وغیرہ چیک کرنے کے لئے پنجاب حکومت کی جانب سے پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی (PAMCO) بنائی گئی ہے لہذا قانونی طور پر گوشت کو چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت کی ہے۔ مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ہوٹلز میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیمپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔

(ب) مندرجہ بالا پیراگراف میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ مردہ یا بیمار جانور کے گوشت کو بیچنا قانوناً جرم ہے اور اس سلسلہ میں گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری Punjab Animals Slaughter Control Act, 1963 کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔ علاوہ ازیں گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر، وزن وغیرہ چیک کرنے کے لئے پنجاب حکومت کی جانب سے پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی (PAMCO) بنائی گئی ہے۔

(ج) Punjab Animals Slaughter Control Act, 1963 کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی پر گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری ہے۔

مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تمام ٹیمیں ضلع لاہور میں لوگوں تک تازہ اور حلال جانوروں کے گوشت کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہیں۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ہوٹلز میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر

محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیمپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت لاہور میں سرِ عام فروخت کیا جا رہا ہے جس سے مہلک بیماریاں پھیل رہی ہیں جو انسان کی جان کو بھی لے جاتی ہیں اور ان کا علاج کرتے کرتے اثاثہ جات تباہ ہو جاتے ہیں۔ محکمے نے جواب دیا ہے کہ اس کی checking میں چار محکمے involve ہیں۔ ایک ضلعی حکومت، دوسرا لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ، تیسرا PAMCO اور چوتھا فوڈ اتھارٹی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ چاروں محکمے اپنا کام تندہی سے کر رہے ہیں تو آج تک ان چاروں محکموں نے کتنی ایف آئی آرز درج کیں، کتنے لوگوں کو اس جرم میں جیل بھیجا اور تفصیل کے ساتھ بتایا جائے کہ کتنے لوگوں کو جرمانہ کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! باؤ اختر صاحب میرے بڑے بھائی ہیں اور ان کا بڑا relevant سوال ہے۔ جس طرح جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے وہ بالکل ٹھیک کہا ہے کہ مردہ اور بیمار جانوروں کو detect کرنا اور ان کی روک تھام کرنے کی بنیادی ذمہ داری محکمہ لائیو سٹاک کی ہے۔ جانور ذبح ہونے کے بعد جب تک دکان پر نہیں آتا اور ذبح کرنے کے بعد cooking حالت میں نہیں آتا اُس وقت تک محکمہ خوراک کی domain میں نہیں آتا کہ وہ اس کو check کرے لیکن میں اس پر اپنے آپ کو bail out نہیں کرتا کیونکہ لائیو سٹاک کی ذمہ داری بھی میری ہے اور میں نے پچھلے اجلاس میں لائیو سٹاک کے متعلق کافی لمبی تفصیل بتائی تھی۔ باؤ اختر صاحب کی یہ خواہش ہے تو میں ضرور بتاتا ہوں اور جس طرح میں نے already بتایا ہے کہ جانور ذبح ہونے کے بعد جب process ہوتا ہے تو اُس وقت فوڈ اتھارٹی دیکھتی ہے لیکن اس سے پہلے کا تمام role محکمہ لائیو سٹاک، ضلعی حکومت اور PAMCO کا آتا ہے۔ یہ ایک ہی چیز ہے کیونکہ PAMCO محکمہ لائیو سٹاک کا ایک ادارہ ہے اور ضلعی گورنمنٹ کی responsibility ہے۔ جہاں تک فوڈ اتھارٹی کی بات ہے اور انہوں نے کہا کہ کتنی ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں اور مضر صحت گوشت کو کتنا waste کیا گیا ہے تو یہ figure work نئے سوال میں پوچھ لیں تو میں ان کو بتا دوں گا مگر یہ میں detail میں بتا سکتا ہوں کہ دو اڑھائی سال سے یہ فوڈ اتھارٹی وزیر اعلیٰ پنجاب کے vision کے مطابق کام کر رہی ہے اور اس

نے بے پناہ کام کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ گوشت کی عمر دو سے اڑھائی سال ہے مگر اس چھوٹے سے عرصے میں لاکھوں کی تعداد میں inspections ہوئی ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں samples کو collect کیا گیا ہے۔ Exact figure یہ ہے کہ تقریباً دو لاکھ کے قریب اس فوڈ اتھارٹی نے inspections کی ہیں اور اس میں جو fine impose ہوا یا samples collect کئے گئے ہیں وہ تقریباً 22 ہزار کے قریب samples collect کئے گئے ہیں جن میں سے تقریباً 13 ہزار 700 کے قریب samples پاس ہوئے ہیں، تقریباً 9 ہزار کے قریب samples reject ہوئے ہیں اور 10 ہزار کے قریب چھوٹی گلی محلوں کے level کی eateries کو رجسٹرڈ کیا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم کام نہیں کر رہے بلکہ ہمارا اس پر پورا focus ہے اور ہمارا ڈیپارٹمنٹ اور being a Minister میں خود اس کو deal کرتا ہوں۔ چونکہ یہ اتھارٹی لاہور کی حد تک ہے تو لاہور کی کوئی ایسی بڑی یا چھوٹی eatery نہیں ہوگی جہاں پر ہمارے departmental officer کا visit نہ ہو چکا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑے positive انداز میں اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے وزیراعلیٰ کی direction کے مطابق ہم پنجاب کے بڑے شہروں میں فوڈ اتھارٹی کو پھیلا رہے ہیں۔ ملتان، فیصل آباد، گوجرانوالہ اور دُور دراز کے دوسرے بڑے شہروں میں اس اتھارٹی کے قیام کے لئے ہم کام کر رہے ہیں اور بہت جلد انشاء اللہ وہاں پر بھی یہ اتھارٹی کام شروع کر دے گی۔ ایسا نہیں ہے کہ اس پر کام نہیں ہو رہا مگر جس طرح میں نے پہلے بات کی ہے کہ مردہ اور لاغر جانوروں والا معاملہ اس اتھارٹی کی domain میں نہیں آتا لیکن اس کی ذمہ داری محکمہ لائیو سٹاک پر آتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جن کا سوال ہے وہ موجود ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! جز (ب) میں میرا سوال ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ موجودہ Pure Food Ordinance میں مردہ جانوروں کا گوشت فروخت کرنے پر کوئی سزا مقرر نہ ہے؟" جس کے جواب میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ یہ قانوناً جرم ہے مگر اس کی کوئی تشریح نہیں کی کہ اس میں کیا سزا مقرر ہے؟ تینوں جز میں یہ لکھا گیا ہے کہ گوشت تلف کر دیا جاتا ہے۔ میں معزز منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا سب سے زیادہ اور کڑی سزا صرف گوشت تلف کرنے پر ہے یا کسی کو جیل بھی بھیجا جاتا

ہے؟ میں یہ ضمنی سوال بھی کرنا چاہتا ہوں کہ میرے علم میں ہے کہ دکانداروں نے خود مذبح خانے بنائے ہوئے ہیں اور اُن کی دکانوں پر ہی مہر ثبت کر دی جاتی ہے، کیا یہ بات درست ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کی سزا کیا ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ان کا concern ٹھیک ہے اور میں ایک منٹ میں بتا دوں گا۔ جس طرح میں نے پہلے بات کی ہے کہ مذبح خانوں کو check کرنا اور illegal سلاٹر ہاؤسز کو دیکھنا فوڈ اتھارٹی یا فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی domain میں نہیں آتا۔ میں نے عرض کی ہے کہ اس کے بعد advance shape میں پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ آ چکا ہے جس میں سزا متعین ہے مگر میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا ہے کہ ان کا سوال فوڈ ڈیپارٹمنٹ یا فوڈ اتھارٹی سے related نہیں ہے جبکہ اس کا ایک part ضرور فوڈ اتھارٹی سے related ہے جس کا میں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو سزا کا کوئی اندازہ ہے کہ maximum کیا سزا دیتے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! اس میں ایک سال کی سزا ہے اور 20 لاکھ روپے تک fine impose کر سکتے ہیں۔ فوڈ اتھارٹی ایکٹ اسی ایوان نے غالباً 2012 میں بنایا تھا جس میں ہم نے یہ سزا تجویز کی ہوئی ہے۔ اگر ایوان یہ سمجھتا ہے اور میں بھی اس چیز پر convince ہوں کہ ان کو سخت سے سخت سزائیں دینی چاہئیں جس کے لئے ہم تیار ہیں۔ اگر اس میں کوئی amendment آتی ہے تو ہم oppose نہیں کریں گے بلکہ خود ہم اس کو endorse کریں گے کہ ان کو زیادہ سے زیادہ سزائیں دی جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: قریشی صاحب سے پہلے ڈاکٹر صاحب نے ضمنی سوال کے لئے کہا تھا۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔ جناب سپیکر! گدھا گاڑی غریبوں کی روزی کمانے کا ایک ذریعہ ہے۔ مجھے گمان ہے کہ شاید محکمہ نے گدھوں کے خاتمہ کی منصوبہ بندی کی ہوئی ہے اور پچھلے کچھ عرصہ سے تسلسل کے ساتھ اخبارات میں خبریں آتی ہیں کہ گوجرانوالہ، لاہور، رحیم یار خان اور ڈی جی خان میں گدھے ذبح کر کے اُن کا گوشت فروخت کے لئے لایا جا رہا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ محکمہ خوراک سے متعلقہ سوال نہیں ہے اور بار بار منسٹر یہ کہہ رہے ہیں۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس طرح گدھے کا گوشت فروخت کرنے کا جو سلسلہ ہے اس پر محکمہ کی کیا پالیسی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب! ماشاء اللہ ہمارے بھائی ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں پہلے میں عرض کر چکا ہوں کہ حرام گوشت یا اس طرح کی چیزوں کے متعلق، کیونکہ میں نے لائیو سٹاک کے سوالوں کے بھی جواب دیئے تھے شاید اس وجہ سے یہ relate کر رہے ہیں۔ ریکارڈ پر ہے اور میں پہلے کہہ چکا ہوں، پچھلے سیشن میں جب لائیو سٹاک کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے بڑی تفصیل بتائی تھی کہ حرام گوشت ہے یا اس کی غیر قانونی سلاٹرنگ ہے یہ ساری کی ساری لائیو سٹاک کی domain میں آتی ہے اور اس کا محکمہ خوراک سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آخری ضمنی سوال ہوگا۔ جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جواب میں بتایا ہے کہ انہوں نے رواں سال میں 22 ہزار کے قریب samples collect کئے جن میں سے 13 ہزار پاس ہوئے اور باقی 9 ہزار کو fine کیا گیا تو کیا fine کرنا ہی کافی ہے کہ وہ پانچ سو، ہزار یا دو ہزار روپے دے کر کام تو وہی کر رہے ہیں اور مضر صحت کام ہی کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سزا ہوتی ہے اور اس کی imprisonment ہے جو کہ تین اور پانچ سال ہے تو کیا یہ جرمانہ ہی کافی ہے یا سزا دینے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں کہ وہ جو 9 ہزار fail samples ہوئے ہیں، غلط ہوئے اور مضر صحت قرار دے کر fail ہوئے ہیں تو اس کے لئے کیا یہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ان کا concern ٹھیک ہے اور میں عرض کر چکا ہوں کہ جو اتنی violation ہوئی تھی تو according to violation انہیں punishment دی جاتی ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ ہم straight away انہیں arrest کر لیں اور ان کی sealing کروائیں لیکن

بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں اور میڈیا بھی اسے quote کرتا رہا ہے کہ ہم نے سخت سے سخت ایکشن کئے ہیں اور میں نے فوڈ اتھارٹی کی عمر بتائی ہے کہ وہ غالباً دو سے اڑھائی سال ہے لیکن اس نے بے پناہ کام کیا ہے اور آپ کے ارد گرد بہت زیادہ بُری حالت تھی جس میں اب بہت زیادہ improvement بھی آئی ہے۔ اس میں ہم تو انہیں رجسٹرڈ بھی کر رہے ہیں اور میں نے آپ کو بتایا بھی ہے کہ دو سے اڑھائی سال کے دوران دس ہزار کے قریب ہم چھوٹی بڑی eateries کو رجسٹرڈ کر چکے ہیں۔ میرے بھائی کا جو سوال ہے کہ صرف جرمانہ عائد کرنا اور اگر یہ 9 ہزار کے قریب samples fail ہوئے ہیں تو definitely ہمارے پاس ریکارڈ موجود ہے۔ یہ ہمارے پاس تشریف لائیں انہیں دکھا دیا جائے گا کہ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ 9 ہزار samples fail ہوئے ہیں تو ان کی punishment بھی ساتھ ہی ساتھ ضرور ہو گی۔ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ اگر 9 ہزار samples fail ہوئے ہیں تو ان میں کتنے پر fine impose کیا گیا ہے اور sealing کتنے کئے گئے ہیں۔ ان کو out of business کرنا بہت بڑی punishment ہے۔ یہ punishment ہم maximum دیتے ہیں جب ہمیں پتا چل جائے کہ اسے ہم نے notices serve کئے ہیں اور دو تین اس پر visit بھی ہو چکے ہیں، اس پر آفیسرز بھی انہیں bound کر چکے ہیں لیکن اس کے باوجود اگر وہ violation کرتے ہیں تو انہیں ہم out of business کر دیتے ہیں جو کہ ان کے لئے بہت بڑا دھچکا ہے کہ جب ایک چھوٹی یا بڑی shop کو پتا چلے گا کہ فوڈ اتھارٹی یا فوڈ ڈیپارٹمنٹ آ کر یہاں پر انہیں seal کر رہا ہے تو اس کا جو customer یا اس کی جو clientage ہے وہ disturb ہوتی ہے اور اس پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! آپ مزید اس سزا کے حوالے سے کوئی ترمیم لانا چاہتے ہیں تو وہ لے کر آئیں منسٹر صاحب اسے take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 1221 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1487 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1684 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2004 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام و دیگر تفصیلات

*2004: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کب بنائی گئی تھی، اس میں بعد ازاں کتنے یونٹ لگائے گئے؟

(ب) اس وقت کتنے یونٹ کام کر رہے ہیں اور کتنے یونٹ بند ہو گئے؟

(ج) جو یونٹ بند ہیں وہ کیوں بند ہوئے۔ان کو دوبارہ چلانے کے لئے حکومت کیا کارروائی کر رہی ہے؟

(د) کیا اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں رہائشی مکانات بنانے کی اجازت ہے اگر اجازت نہ ہے تو بتائیں کیا وہاں رہائشی مکانات بنے ہیں کہ نہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) *سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بہاولپور دسمبر 1970 میں بنائی گئی۔

- 49 عدد مختلف صنعتی کارخانے قائم ہوئے۔
- 06 عدد ادارے (نیشنل بنک، سوشل سکیورٹی ہسپتال، یوٹیلٹی سٹورز ویئر ہاؤس، آرٹیزن ورکشاپس، مسجد ٹینکی اور دفتر سمال انڈسٹریز) بھی کام کر رہے ہیں۔

(ب) * 44 کارخانے کام کر رہے ہیں۔

* 05 کارخانے بند ہیں۔

(ج) اکتوبر 1988 میں سیلاب کی وجہ سے سمال انڈسٹریز اسٹیٹ بہاولپور میں سیلابی پانی داخل ہو گیا جبکہ ریلوے لائن تا بند رہ بلی پانی موجود تھا۔

کارخانوں کی بھاری مشینری سیلابی پانی سے متاثر ہوئی جس کی وجہ سے صنعتی سرگرمیاں معطل ہو گئیں۔

محکمہ نے بند صنعتی یونٹوں کی بحالی کے لئے خصوصی طور پر بہاولپور کی صنعتی بستی میں درج ذیل یونٹوں کی لائن آف پروڈکشن کی اجازت دی۔

انڈسٹریل ویئر ہاؤس / گودام

فارماسیوٹیکل (ہیومن و اینیمل پروسیسنگ) / لیبارٹری، ریفلنگ اور پیکنگ وغیرہ

پیسٹی سائیڈ ریفلنگ، ری مِکسنگ / پیکنگ (بشرط این او سی متعلقہ محکمہ)

پیسٹی سائیڈ فارمولیشن (بشرط این او سی متعلقہ محکمہ)

کاسمیٹکس
فوڈ سپلیمنٹ / نیوٹریشن
ڈیری پروڈکشن پروسیسنگ اور پیکنگ
سیڈ پروسیسنگ
فلور ملنگ
مصالحہ جات کی پسائی / پیکنگ
اب 42 یونٹس میں صنعتی سرگرمیاں جاری ہیں۔

(د) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ بہاولپور میں رہائشی مکانات بنانے کی اجازت نہ ہے۔
* آٹھ صنعتی کارخانوں کے مالکان نے غیر قانونی طور پر اپنی فیکٹریوں کو بند کر کے رہائش اختیار کر لی تھی جس کی وجہ سے ان کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی گئی ہیں۔لسٹ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں جو انڈسٹریل یونٹس بنائے گئے تھے اور پھر وہاں پر لوگوں نے رہائشیں اختیار کر لیں جس پر محکمہ نے کوئی ایکشن وغیرہ بھی لیا۔اس طرح کے جو یونٹس ہوتے ہیں تو جب کوئی یونٹ کام نہیں کر رہا ہوتا تو کوئی نیا خریدار آ کر اسے لے لیتا ہے۔ میرے ایک دوست چودھری تنویر صاحب نے اسی طرح ایک یونٹ خرید لیا جس پر pastiside کا یونٹ لگا لیا۔ اب سالہا سال گزر گئے ہیں اور میں خود ایک دفعہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے اندر گیا ہوں اور جا کر ڈائریکٹر سے ملا ہوں۔ وہ مین میکھ نکالتے رہتے ہیں۔انہوں نے یونٹ لگا لیا ہے لیکن اس یونٹ کی زمین ان کے نام منتقل نہیں کرتے۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے محکمہ کی کیا پالیسی ہے، اگر کوئی نیا خریدار آ کر یونٹ قائم کر رہا ہے تو محکمہ اس کے نام زمین منتقل کیوں نہیں کرتا؟ وزیر موصوف اس کی وضاحت فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): شکریہ۔ جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے پوچھا ہے کہ ہمارے وہ یونٹس جو بند تھے جہاں پر لوگ رہائش پذیر ہو گئے ہیں ان کا کیا status ہے اور اگر کسی نے اس سلسلے میں کوئی پلاٹ خرید لیا ہے تو وہ اس کے نام ٹرانسفر کیوں نہیں کیا جاتا؟ Actual position یہ ہے کہ وہاں باقاعدہ specified کیا جاتا ہے کہ کون کون سی انڈسٹری لگ سکتی ہے اور کچھ

انڈسٹری ایسی ہے جس پر ban تھا لیکن 1988 میں جب وہاں پر سیلاب آیا تو بہت ساری انڈسٹری کی مشینری خراب ہو گئی اور فیکٹریاں بند ہو گئیں تو پھر ہم نے اس سلسلے میں چند مرلے کے ایسے یونٹس کو این او سی لینے کے لئے کہا کہ اگر وہ این او سی کے لئے apply کریں تو ہم انہیں انڈسٹری لگانے کی وہاں پر اجازت دے سکتے ہیں۔ اب جو یہ کہتے ہیں کہ پالیسی جو کہ واضح ہے کہ اگر کسی شخص نے کوئی پلاٹ خریدنا ہے اور پالیسی کے مطابق اس نے تمام criteria پورا کیا ہوا ہے تو اس پر ہماری طرف سے کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے کہ ہم اسے ٹرانسفر نہ کریں۔ اگر اس میں کوئی ایسی چیز ہے یا محکمہ کی طرف سے کوئی بات ہے یا ڈاکٹر صاحب کی نظر میں کوئی ایسی چیز ہے تو ہم اسے solve کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ ہم اپنے محکمہ کے کسی شخص کو اجازت نہیں دیں گے کہ اگر اس کا legal right ہے اور حق ہے اور وہ اسے ٹرانسفر نہیں کرتے تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں، میں چیک کر لیتا ہوں اور اس کی رپورٹ لے لیتا ہوں کہ اگر اس کا حق بنتا ہے تو انشاء اللہ وہ ٹرانسفر ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ اور راولپنڈی relatively جنوبی پنجاب کے مقابلے میں developed علاقے ہیں، یہاں انڈسٹری ہے جس کے نتیجے میں یہاں کا پڑھا لکھا اور ان پڑھ نوجوان بھی اس میں کھپ جاتا ہے جبکہ دوسری طرف ہمارے بہاولنگر، بہاولپور، راجن پور، ڈی جی خان اور لیّہ جیسے پسماندہ علاقے ہیں جہاں پر بڑے بڑے کارخانہ دار رجوع نہیں کرتے کیونکہ آنے جانے کے لئے ان کے پاس سہولیات نہیں ہوتیں، وہ وہاں پر آتے نہیں ہیں اس لئے ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ ہم وہاں پر کوئی چھوٹے یونٹ facilitate کریں تاکہ وہاں کا پڑھا لکھا اور ان پڑھ نوجوان اس میں کھپ سکے۔ میں نے پہلے بھی ایوان کے اندر ذکر کیا ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ایک سے چار سکیل کی 850 اسامیوں کے لئے اشتہار آیا اور میں نے بعد میں وی سی صاحب سے چیک کیا تو انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب! 72 ہزار درخواستیں آئی ہیں۔ لاہور سے کوئی نائب قاصد لگنے نہیں جاتا۔ بہاولپور، لودھراں، بہاولنگر کے لوگوں کی 72 ہزار درخواستیں تھیں۔ اب 850 لوگوں کو تو ملازمت مل جائے گی اور باقی 71200 لوگ کہاں جائیں گے؟ وہ پھر سٹریٹ کرائمز کریں گے، پرس چھینیں گے اور ڈاکو بنیں گے تو اس حوالے سے گورنمنٹ کو سوچنا چاہئے۔ دیکھیں 1970 میں بہاولپور انڈسٹریل یونٹ کے لئے علاقہ بنا اور اس کے بعد آج 45/40 سال گزر گئے ہیں، منسٹر صاحب ماشاء اللہ energetic آدمی ہیں اور سمجھدار ہیں میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا

ہوں کہ اس حوالے سے بہاولپور، بہاولنگر، راجن پور، لیّہ اور ڈی جی خان جیسے پسماندہ علاقوں کے لوگوں کو uplift کرنے کے حوالے سے محکمہ کوئی مزید home work کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب کا بڑا valid question ہے اور ہم اس بارے میں سوچتے بھی ہیں اور اپنی feasibility report بھی تیار کرتے ہیں۔ جیسے انہوں نے کہا ہے کہ بہاولپور میں 1970 میں ایک سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بنی تھی تو اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ہم جس جگہ پر بھی کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ بناتے ہیں تو ہمیں اس کے لئے بے پناہ پیسا خرچ کرنا پڑتا ہے۔ ہم اس علاقے کی feasibility report لیتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ یہاں پر کون کون سی انڈسٹری لگ سکتی ہے اور یہاں کون کون سے لوگ investment کر سکتے ہیں لہذا ہم نے اس نقطۂ نظر سے اگر کسی جگہ پر حکومت پنجاب یا حکومت پاکستان نے investment کرنی ہے تو کم از کم ہمیں یہ تو دیکھنا پڑے گا کہ وہاں انفراسٹرکچر مکمل کرتے ہوئے سڑکیں بنادیں، سیوریج بنادیں اور سب کچھ بنا دیں لیکن وہاں پر اگر کوئی فیکٹری لگانے والا نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پوری قوم کے پیسے کا ضیاع ہے لہذا ہم بالکل تیار ہیں اور ہماری سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کا ایک procedure اور طریق کار ہے۔ وہاں کے چیمبر سے ہم میٹنگ کرتے ہیں اور اگر چیمبر والے کہیں کہ انہیں پلاٹس درکار ہیں اور اگر آپ اتنی انڈسٹری اسٹیٹ بنائیں گے تو ہم self-base پر اس کو مکمل کر دیں گے لیکن اس کے لئے رقبہ حکومت پنجاب یا ہمارا ڈیپارٹمنٹ ہی acquire کرے گا infrastructure وہ ہی کروائے گا لیکن اُن لوگوں کے تعاون سے ہم یہ سارا کرتے ہیں اسی طریقے سے گوجرانوالہ میں ہماری انڈسٹری اسٹیٹ ہے وزیرآباد ، ڈسکہ، جہلم، سیالکوٹ اور میاں چنوں میں ہم سب جگہ میں انڈسٹری اسٹیٹ بناتے ہیں ہم ضرور اپنے علاقے کو develop کرنا چاہتے ہیں بہاولپور ڈویژن اور اسی طرح بہاولنگر میں ہمارا سروے ہو رہا ہے وہاں ان کے چیمبر سے ہماری میٹنگ ہوئی ہے، بہاولپور کے چیمبر سے بھی ہماری میٹنگ ہو چکی ہے، وہاں بلیغ الرحمن جو ہمارے منسٹر ہیں، نے باقاعدہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کو ایک لیٹر لکھا تھا جس کی feasibility report تیار کر رہے ہیں اُن کے ساتھ ہمارے مذاکرات چل رہے ہیں اسی طریقے سے رحیم یار خان میں ہم ایک بہت بڑی انڈسٹری اسٹیٹ بنا رہے ہیں لہذا ہم کسی علاقے کو ignore نہیں کرنا چاہتے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر ملک میں انڈسٹری لگے گی تو ملک میں بے روزگاری ختم ہو گی اور اگر انڈسٹری لگے گی

تو ہمارا ملک ترقی کرے گا تو اس لئے ہم آپ کے ساتھ اس سلسلے میں بھرپور تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ ہر جگہ جہاں feasible ہے ہم انڈسٹری لگانے اور انڈسٹری اسٹیٹ بنانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ منسٹر صاحب نے تفصیل سے بات کی اور اپنے concern کو بھی انہوں نے show کیا اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے بات ٹھیک کی ہے اور بڑی تفصیل سے انہوں نے بات کی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ مالی سال 16-2015 کے بجٹ پر home work کرنے کا اب یہ وقت ہے تو میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن اضلاع کا میں نے ذکر کیا ہے۔ بہاولپور، بہاولنگر، راجن پور، ڈی جی خان، لیّہ اور بھکر جو کہ ہمارے جنوبی پنجاب کے پسماندہ اضلاع ہیں میں کوئی اس طرح کے انڈسٹریل یونٹ بنانے کے لئے کیا منسٹر صاحب اپنے محکمہ کے اندر کوئی باقاعدہ کمیٹی بنانے کے لئے تیار ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس کا جواب دے دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وہ اس بارے میں مزید تفصیل بھی بتا رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں نے اس سلسلے میں یہ ساری تفصیل ان کے سامنے رکھی ہے ہمیں کسی کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جس طرح بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر کسی کام کو delay کرنا ہو تو اس کے لئے کمیٹی بنا دی جاتی ہے ہم تو خود کام کرنے والے لوگ ہیں، ہم business community سے تعلق رکھتے ہیں، خود businessmen ہیں، ہم انڈسٹری اسٹیٹ کو develop کرواتے ہیں۔ میں خود موقع پر جا کر دیکھتا ہوں لہذا کسی کمیٹی کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کے لئے ادارے موجود ہیں اور ہم ہر اُس جگہ پر انڈسٹری اسٹیٹ بنانے کے لئے تیار ہیں جہاں ڈاکٹر صاحب کہیں گے۔ میں ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں ان کے ساتھ بیٹھ کر وہاں چیمبر کے ساتھ میٹنگ کرنے کے لئے تیار ہوں، جس قسم کی انڈسٹری کے لئے ان کو جگہ درکار ہوگی ہم انشاء اللہ مہیا کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر جن کا سوال ہے ان کو ضمنی سوال تک رہنا چاہئے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اگلا سوال نمبر 1685 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: سوال نمبر 2124 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: پولی ٹیکنیکل کالج بنانے کی تفصیلات

*2124: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی ضلع کی سطح پر پولی ٹیکنیکل کالج بنانے کی پالیسی ہے، اگر ہاں تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پولی ٹیکنیکل کالج کیوں قائم نہیں کیا گیا، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پولی ٹیکنیکل کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ٹیکنیکل ادارہ کھولنے کے لئے علاقہ کی انڈسٹری ڈیمانڈ کو مدنظر رکھا جاتا ہے اسی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ادارہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کمالیہ (GCT) تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بنایا گیا تھا۔ یہ ادارہ کمالیہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، تاندلیانوالہ، پیر محل، کنجوانی اور ماموں کانجن کی ٹیکسٹائل، ویونگ اور شوگر انڈسٹری کی ضرورت کو پورا کر رہا ہے۔ اس ادارہ کی کل لاگت 435 ملین تھی اس میں سے بلڈنگ کی تعمیر 138 ملین سے ہوئی ہے اور 297 ملین سے آلات واوزار وفرنیچر وغیرہ مہیا کئے گئے ہیں اور اس میں مندرجہ ذیل ٹیکنالوجی چلائی جا رہی ہے۔

الف۔ کیمیکل ٹیکنالوجی ب۔ ٹیکسائل ٹیکنالوجی

ج۔ کمپیوٹر انفارمیشن ٹیکنالوجی

(ب) 14-2013 کی جاری کردہ سکیموں میں صرف گورنمنٹ آف ٹیکنالوجی کمالیہ کی جاری سکیم کے لئے 84 ملین کے فنڈز ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی کے آلات واوزار کی خریداری کے لئے مختص کئے گئے ہیں چونکہ GCT کمالیہ علاقہ کی ضرورت پوری کر رہا ہے اس لئے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں GCT بنانے کی سکیم موجودہ سال میں شامل نہ ہے ضرورت کے پیش نظر آئندہ سال میں سکیم شامل کی جاسکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ ٹیکنیکل ادارہ کھولنے کے لئے علاقہ کی انڈسٹری کی ڈیمانڈ کو مدنظر رکھا جاتا ہے اس پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ادارہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کمالیہ GCT تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بنایا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ پچھلا جو اجلاس تھا انڈسٹری کا اُس میں جو جواب دیا گیا تھا کہ حکومتی پالیسی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر ٹیکنیکل کالج بنانے کی ہے تو وہ جواب درست تھا یا یہ جواب درست ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم نے اگر سوال کا جواب یہ دیا ہے کہ اُس وقت ہم نے یہ کہا ہو گا شاید ہو سکتا ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ کوئی اس قسم کی پالیسی دی جائے کہ ہم ڈسٹرکٹ level پر اس چیز کے کوئی پابند ہیں کہ وہاں ہم یہ ادارے بنائیں، صحیح معنوں میں ہم وہاں علاقے کے حالات کو دیکھتے ہیں، ہم علاقے کا سروے کرتے ہیں اور جہاں جہاں ٹیکنیکل طور پر ہمیں ضرورت ہوتی ہے، وہاں ادارے بنائے جاتے ہیں۔ مقصد ادارے بنانے کا نہیں ہے، وہاں ٹیکنیکل اداروں کو establish کرنے کا نہیں ہے بلکہ علاقے کی ترقی ہے مگر جہاں ضرورت ہے کیونکہ ہماری گورنمنٹ کے پاس محدود وسائل ہیں اُن وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اپنے ادارے بناتے ہیں۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ جس کا ایک علاقہ کمالیہ ہے جہاں ہم نے اس سے پہلے بنایا ہے اور کمالیہ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کا کتنا فاصلہ ہے، اگر ہم نے وہاں investment کی ہے وہاں بلڈنگ پر پیسے خرچ کئے ہیں تو ہمارے ادارے وہاں موجود ہیں اور ہمارا اسٹاف وہاں موجود ہے تو میرے خیال کے مطابق ہم وہاں جتنی ڈویلپمنٹ کر سکتے ہیں کرنے کے لئے تیار ہیں تاکہ اُس پورے area کو مدنظر رکھ کر وہاں کے لوگوں کو جتنی بھی ہم technical skills دے سکتے ہیں وہ دیں تو اس لئے ہماری کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے کہ ہم ہر ضلع میں بنائیں اُس میں بعض اوقات ایسی تحصیلیں موجود ہوتی ہیں جو اُس سے زیادہ criteria رکھتی ہیں لہٰذا ہم نہ صرف اُس تحصیل میں بلکہ دیہات میں بھی بنانے کے لئے تیار ہیں اگر وہاں ضرورت ہے۔ جہاں

چھوٹی چھوٹی فیکٹریاں ہیں۔ جہاں cottage factories ہیں یا Semi type ہیں اگر ہمیں وہاں ضرورت ہے تو ہم وہاں بنا دیتے ہیں لیکن اُس کا ایک باقاعدہ طریق کار ہے۔ کسی جگہ پر investment کرنی ہے Government of Punjab کا پیسا خرچ کرنا ہے تو ساری چیزوں کو مد نظر رکھ کر بنایا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، امجد صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ پنجاب میں کمالیہ کے علاوہ کتنی اور تحصیلیں ہیں جہاں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر تحصیلوں میں پولی ٹیکنیکل کالجز ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کے پاس detail ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میرے پاس اس کی تفصیل تو نہیں ہے کہ میں یہ بتا سکوں کہ کون کون سی تحصیل میں ہے اور کون سے ضلع میں ہے لیکن یہ اپنا fresh question دے دیں یا میں ان کو ویسے تمام تفصیلات produce کر دوں گا کہ کون کون سی تحصیل میں ہے اور کون کون سے ضلع میں ہے میں قصبے تک ان کو بتا سکتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب! آخری ضمنی سوال؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں لکھا گیا ہے کہ Chemical Technology, Textile Technology, Computer Information Technology یہ تین ٹیکنالوجی وہاں شروع کی گئی ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ textile کے لئے 14-2013 میں 84 ملین روپے کے فنڈز رکھے گئے ہیں تو کیا اس سے پہلے جو Textile Technology وہاں متعارف کروائی گئی ہے وہ بغیر آلات اور بغیر مشینری کے کروا دی گئی ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ میرے موصوف دوست اس بات کو غلط سمجھے ہیں، ہر وقت جہاں جہاں جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہاں اتنے فنڈز allocate کئے جاتے ہیں، یہ نہیں تھا کہ وہاں کوئی مشینری نہیں تھی، وہاں کوئی اس قسم کا operatus نہیں تھا لیکن جب ہم نے محسوس کیا کہ ان اداروں کو establish کرنا ہے، یہ جو نئی ٹیکنالوجی ہے، بچوں کو اس سے روشناس کروانا ہے تو اس کے لئے ہمیں پیسوں کی ضرورت تھی لہذا پنجاب گورنمنٹ ہمارے ادارہ TEVTA نے اُس کا سروے کیا تو انہوں نے ڈیمانڈ کیا کہ ہمیں 84 ملین روپے

درکار ہیں تو ہم نے 84 ملین روپے فنڈ رکھ دیا تاکہ اُس کے ذریعے سے نئی مشینری خریدی جائے اور جو طلباء وہاں پڑھتے ہیں ان کے لئے جدید ٹیکنالوجی دے سکیں تو اس میں کوئی پابندی نہیں ہے۔ جس جگہ بھی اگر کہیں 50 ملین کی ضرورت ہے تو ہم 50 ملین دیں گے، اگر 10 ملین کی ضرورت ہے تو ہم 10 ملین دیں گے، اگر 100 ملین کی ضرورت ہے تو ہم 100 ملین دیں گے چونکہ وہاں پر 84 ملین کی ضرورت تھی اس لئے ہم نے 84 ملین دے دیئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2137 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فلور مل مالکان لاہور کو گندم اٹھانے کے لئے قریبی نیشنل بنک میں رقم جمع کروانے کی اجازت دینے کی تفصیلات

*2137: میاں طارق محمود: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فلور ملز مالکان پنجاب کے ہر ضلع میں گندم اٹھانے کے لئے نیشنل بنک کی متعلقہ برانچ میں پیسے جمع کرواتے ہیں اور پھر گندم اٹھاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں تمام فلور مل مالکان سٹیٹ بنک میں پیسے جمع کرواتے ہیں جو کیش لے کر جانے کے لئے بہت بڑا رسک ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اگر مل مالکان لاہور کو یہ سہولت نزدیکی نیشنل بنک میں رقم جمع کروانے کی دی جائے تو یہ لوگ بڑے حادثے سے بچ سکتے ہیں، کیا محکمہ خوراک اس سلسلے میں کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) حکومت پنجاب کی ہدایات کے مطابق حکومت کے تمام واجبات / محکمہ جات کی آمدن سٹیٹ بنک / نیشنل بنک میں جمع کروانے کے پابند ہیں۔ جس ضلع میں سٹیٹ بنک کی برانچ موجود نہ ہو اس ضلع میں نیشنل بنک میں یہ آمدن جمع کروائی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ لاہور میں تمام فلور ملیں صرف سٹیٹ بنک میں رقم جمع کروانے کی پابند ہیں بلکہ لاہور میں نیشنل بنک کی متعدد برانچوں میں مل مالکان کو قیمت گندم جمع کروانے کی اجازت ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ لاہور کی تمام فلور ملیں سٹیٹ بنک میں رقم گندم جمع کروانے کی پابند نہ ہیں بلکہ لاہور میں نیشنل بنک کی تمام برانچوں میں مل مالکان کو قیمت گندم جمع کروانے کی اجازت ہے۔ یہ مل مالکان پر منحصر ہے کہ وہ اپنے نزدیک ترین نیشنل بنک میں رقم گندم جمع کروائیں۔ حکومت کی طرف سے دی گئی ان سہولتوں کی وجہ سے الحمدللہ ابھی تک کسی ناگہانی حادثہ کی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں تمام فلور مل مالکان سٹیٹ بنک میں پیسے جمع کرواتے ہیں جو کیش لے کر جانے کے لئے بہت بڑا risk ہے؟ اس کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ لاہور کی تمام فلور ملیں صرف سٹیٹ بنک میں رقم جمع کروانے کی پابند ہیں بلکہ لاہور میں نیشنل بنک کی متعدد برانچوں میں مل مالکان کو قیمت گندم جمع کروانے کی اجازت ہے۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ کون کون سی مل کس کس نیشنل بنک میں رقم جمع کرواتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میاں صاحب کا جو سوال ہے یہ misprint ہے یہ گندم جمع کروانے کے لئے نہیں بلکہ جو پیسوں کی transaction ہے وہ بنک کے through ہوتی ہے۔ یہ misprint ہے اس کی میں معذرت چاہتا ہوں۔ جو ضمنی سوال ہوتا ہے اس میں figure work نہیں پوچھے جاتے کیونکہ میں سٹوڈنٹ ہوں اور سیکھتا ہوں مجھے اتفاق ہوا ہے میں نیشنل اسمبلی میں بھی رہا ہوں میں نے وہاں پر کبھی یہ نہیں دیکھا کہ ضمنی سوال میں figure پوچھی جائیں۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ fresh question دے دیں ویسے میاں صاحب قابل احترام ہیں میں ان کو سوال کئے بغیر ساری detail دے دوں گا۔ باقی جو ہم نے جواب دیا ہے وہ ایک established procedure ہے جس کے تحت نیشنل بنک اور سٹیٹ بنک کے ساتھ محکمہ خوراک کی ساری transaction ہوتی ہے۔ باقی ان کو جو detail چاہئے وہ میں ان کو سوال کئے بغیر مہیا کر دوں گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں اس سے بالکل اتفاق نہیں کرتا کہ منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ اگر یہ بھی ضمنی سوال نہیں ہے تو پھر ضمنی سوال کا مقصد کیا رہ جاتا ہے؟ انہوں نے اپنے جواب میں یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ لاہور کی تمام فلور ملیں صرف سٹیٹ بنک میں رقم جمع کروانے کی پابند ہیں بلکہ نیشنل بنک کی متعدد برانچوں میں مل مالکان کو گندم کی قیمت جمع کروانے کی اجازت ہے۔ میرے خیال کے مطابق بلکہ یہ صحیح ہے کہ ایسی practice بالکل نہیں ہے اس لئے میں نے detail پوچھی ہے، یہ اب detail بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس وقت ان کے پاس detail تو موجود نہیں ہے لیکن وہ آپ کو دے دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ بے چارے لوگوں کے کیش کا مسئلہ ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

میاں طارق محمود: کیا یہ commit کریں گے کہ یہ جو اتنا بڑا مسئلہ ہے اس کو حل کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ میاں صاحب کو بلا کر اس معاملے کو دیکھیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! یہ میرے پاس تشریف لائے تھے میں نے یہ گزارش کی ہے کہ یہ اس طرح کبھی نہیں ہوتا کہ ضمنی سوال پر فوری طور پر figure provide کئے جائیں بلکہ ضمنی سوال کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس سے متعلقہ جواب میں کوئی missing ہے تو وہ پوچھی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ comprehensive جواب ہے اگر اس پر انہیں کوئی اعتراض ہے یا یہ بہتری چاہتے ہیں تو میں نے ان کو یہ نہیں کہا کہ یہ نیا سوال دیں بلکہ یہ میرے ساتھ بیٹھیں میں حاضر ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو کچھ میں نے کہا ہے وہ میرے ضمنی سوال سے related ہے۔ یہاں سارا ایوان بیٹھا ہوا ہے اور آپ بھی بیٹھے ہوئے ہیں یہ بس اتنا کہہ دیں کہ ہم اس مسئلے کو حل کریں گے کیونکہ یہ لوگوں کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو حل کرتے ہیں، آپ یہ کیسی بات کر رہے ہیں؟

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی صاحب!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کبھی پنجاب میں ایسا موقع بھی آیا ہے کہ فلور مل نے گندم اٹھالی ہو اور پیسے بعد میں جمع کروائے ہوں اگر ان کے نوٹس میں ہے تو مہربانی کر کے بتادیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! پھر میں کہوں گا تو اعتراض ہو جائے گا یہ اس سے related نہیں ہے لیکن مجھے پتا ہے کہ اس طرح ہوا کبھی نہیں۔ فلور مل پہلے ایڈوانس رقم دیتی ہے اس کے بعد محکمہ خوراک ان کو گندم دیتا ہے فلور مل کو ایڈوانس گندم نہیں دی جاتی۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں اس سوال کے حوالے سے یہ ثابت کروں گا کہ پنجاب میں ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ فلور مل نے سنٹر سے گندم اٹھالی۔ بعد میں ان کے خلاف کارروائی بھی ہوئی ہے۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کارروائی ہوئی ہے؟

قاضی احمد سعید: اگر ان کا جواب غلط ہوا تو میں تحریک استحقاق لاؤں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، بات یہ ہے کہ یہ سوال آپ کا بنتا نہیں تھا لیکن انہوں نے پھر بھی اس کا جواب دیا ہے۔ اگر کارروائی ہوئی ہے تو پھر سمجھیں کہ کوئی illegal کام ہوا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے اپنا سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 2224 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: ٹیوٹا (TEVTA) کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2224: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں ٹیوٹا کے کل کتنے ادارے ہیں، ان میں کل کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کھاریاں میں ٹیکنیکل کالج ہے اور حکومت اس کو کھاریاں سے شفٹ کرنا چاہتی ہے؟
(ج) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ آبادی کے لحاظ سے کھاریاں سے بھی بڑا شہر ہے اور اس میں کوئی ٹیوٹا کا ادارہ نہیں ہے کیا حکومت ڈنگہ ضلع گجرات میں ٹیوٹا کا ادارہ کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع گجرات میں ٹیوٹا کے کل آٹھ ادارے ہیں اور ان میں کل 266 ملازم کام کر رہے ہیں۔
(ب) تحصیل کھاریاں میں ٹیوٹا کا ایک ادارہ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر فار بوائز کھاریاں اور دو ادارے گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین کھاریاں اور گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین منگلیہ کام کر رہے ہیں اور ان کو شفٹ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔
(ج) ڈنگہ آبادی کے لحاظ سے کھاریاں سے بڑا شہر نہیں ہے اور اس میں ٹیوٹا کا کوئی ادارہ نہیں ہے جبکہ یکم نومبر 2012 کو NAVTTC نے کرائے کی بلڈنگ میں ایک گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر قائم کیا ہے۔ فی الحال حکومت پنجاب ڈنگہ میں ٹیوٹا کا کوئی نیا ادارہ کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ آبادی کے لحاظ سے کھاریاں سے بھی بڑا شہر ہے اور اس میں کوئی ٹیوٹا کا ادارہ نہیں ہے کیا حکومت ڈنگہ ضلع گجرات میں ٹیوٹا کا ادارہ کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ڈنگہ آبادی کے لحاظ سے کھاریاں سے بڑا شہر نہیں ہے۔ یہ جواب بالکل غلط ہے۔ ڈنگہ شہر میں دو یونین کونسلیں ہیں اور کھاریاں کی ایک یونین کونسل ہے جبکہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ ڈنگہ آبادی کے لحاظ سے کھاریاں سے بڑا شہر نہیں ہے اور اس میں ٹیوٹا کا کوئی ادارہ نہیں ہے۔ یکم نومبر 2012 کو NAVTTC نے کرائے کی بلڈنگ میں ایک گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر قائم کیا ہے۔ فی الحال حکومت پنجاب ڈنگہ میں ٹیوٹا کا کوئی نیا ادارہ کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ ڈنگہ کھاریاں سے چھوٹا شہر ہے اور میں کہتا ہوں کہ وہ اس سے ڈبل ہے۔ ڈنگہ کی دو یونین کونسلیں ہیں اور کھاریاں کی ایک یونین کونسل ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! بتادیں کہ ڈنگہ کھاریاں سے بڑا شہر ہے یا چھوٹا شہر ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ممکن ہے کہ اِن کی بات اِس وقت صحیح ہو کیونکہ ہمارے پاس جو ریکارڈ ہے اس کی مردم شماری 1998 میں ہوئی تھی اور اُس وقت ڈنگہ کھاریاں سے بہت چھوٹا شہر تھا۔ ہم نے ان چیزوں کو مدنظر رکھ کر اپنی رپورٹ تیار کرنی ہوتی ہے۔ ہمارے پاس نئے شماریات کا حساب نہیں ہے لیکن بہت سی جگہیں ایسی ہیں جہاں بعد میں آبادیاں بہت بڑھ گئی ہیں اور یونین کونسلیں بھی بڑھ گئی ہیں۔ آپ دیکھیں جب ہم 2002 میں اسمبلی میں آئے تھے اور جب ہم جوہر ٹاؤن کی طرف جاتے تھے تو اُس وقت کھوکھر چوک وغیرہ یہ سب ایگریکلچر لینڈ تھی یہاں کوئی آبادی نہیں تھی لیکن اب پورا کا پورا حلقہ بن گیا ہے۔ اب ہم اگر کہیں کہ آپ لاہور کی آبادی کا بتائیں تو ہمارے پاس تو 1998 کی آبادی کا حساب ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اِس وقت ڈنگہ کھاریاں سے بہت بڑا ہو گیا ہو لیکن اُس وقت کے حساب سے ڈنگہ کھاریاں سے چھوٹا ہے۔ باقی رہا ان کا سوال کہ کیا حکومت وہاں کوئی ادارہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ Actual position یہ ہے کہ وہاں پر ہمارا فیڈرل کا ایک ادارہ تھا جو کرائے کی بلڈنگ میں تھا۔ 2014 میں ہم نے takeover کر لیا ہے اور اس فیڈرل کے ادارے کو ختم کر کے وہاں ایک ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر قائم کر دیا ہے چونکہ ہم نے ایک ادارہ establish کر لیا ہے لہذا اب ہمیں وہاں کوئی نیا ادارہ بنانے کی فی الحال ضرورت نہیں ہے۔ ویسے ہم وہاں سروے کر لیں گے لیکن فی الحال وہاں ہمیں اتنی investment کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اتنی لمبی بات سنائی ہے میں نے تو simple پوچھا ہے۔ سب سے پہلے تو انہوں نے یہ کہا ہے کہ ڈنگہ شہر کھاریاں سے چھوٹا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے جواب تو دے دیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ آبادی کی طرف لے گئے ہیں۔ آپ نے جواب تو دیکھ لیا ہے کہ غلط ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ وہاں کوئی نیا ٹیکنیکل کالج کھولنے کا ارادہ رکھتے ہیں جبکہ وہ

کھاریاں سے بڑا شہر ہے اور لوگوں کو آج ٹیکنیکل کالج کی ضرورت ہے، یہ بتائیں کہ وہاں ادارہ کھولیں گے یا نہیں کھولیں گے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں نے کب کہا ہے کہ یہ شہر بڑا نہیں ہوگا لیکن ہم نے تو اپنے سابقہ ریکارڈ کے مطابق جواب دیا ہے۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس میں ہم زیادہ بحث کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ہم نے فیڈرل کے ادارے کو takeover کر لیا ہے اور ایک ادارہ جب وہاں establish ہو گیا ہے تو میرا خیال ہے کہ اب نیا ادارہ کھولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں پھر بھی ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر میٹنگ کر لیں گے اور اس کی feasibility report بھی منگوا لیں گے۔ اگر وہاں اس قسم کی انڈسٹری لگی ہوئی ہے، ہمیں اس قسم کے trainee person درکار ہیں، skill person درکار ہیں جو اس شعبے میں کام کر سکتے ہیں تو میں ان کے ساتھ میٹنگ لوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ دوبارہ اس کی movement کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جس طرح ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب نے۔

محترمہ خدیجہ عمر: Sorry چونکہ میں چہرہ کم دیکھتی ہوں تو پتا نہیں لگتا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہیں یا منسٹر صاحب ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! معذرت، انہوں نے ابھی بتایا ہے کہ مردم شماری کے پرانے ریکارڈ کے مطابق اس کا جواب دیا ہے تو میرا خیال ہے کہ بہت سے ایسے سوالات ہوتے ہیں، موجودہ حالات میں بہت فرق آ چکا ہے اور اگر پرانے ریکارڈ کے مطابق وہ اس کا جواب دیں گے پھر تو یہاں پر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا یہی ضمنی سوال ہے انہوں نے کہا ہے کہ پرانے ریکارڈ کے مطابق ہم نے اس کا جواب دیا ہے۔ جب یہاں ایوان میں ایک سوال آیا ہے تو ان کو یہ چاہئے کہ اس پر اس وقت کی پوزیشن بتائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ انہوں نے ان کے ساتھ commitment کی ہے وہ بیٹھ کر اس کو دیکھیں گے۔ اگلا سوال نمبر 3012 محترمہ لبنیٰ فیصل صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 2557 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: کھرڑیانوالہ جڑانوالہ روڈ پر واقع ٹیکسٹائل ملز میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کرنے کی تفصیلات

*2557: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کھرڑیانوالہ، جڑانوالہ روڈ پر کتنی ٹیکسٹائل ملیں کتنی کتنی capacity کی ہیں، ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) مذکورہ روڈ پر ان ملوں سے نکلنے والا کیمیکل شدہ گندہ اور زہریلا پانی کہاں ڈالا جاتا ہے اور اس پانی کے نکاس کے لئے بنایا گیا کھالہ کچا ہے یا پکا نیز اس کی لمبائی، چوڑائی کتنی ہے؟

(ج) کیا مذکورہ ملز میں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کئے گئے ہیں اگر نہیں تو ان کے مالکان اور انتظامیہ کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(د) کیا مذکورہ روڈ پر واقع میگنا ٹیکسٹائل ملز میں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کیا گیا ہے اگر نہیں تو اس ملز کے مالکان اور انتظامیہ کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) مذکورہ ملز میں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب نہ کئے جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والی ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق)

(الف) کھرڑیانوالہ جڑانوالہ روڈ پر مختلف نوعیت کی 86 ملیں ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کھرڑیانوالہ جڑانوالہ روڈ پر قائم تمام ٹیکسٹائل ملوں کا استعمال شدہ پانی مدوآنہ سمندری ڈرین میں ڈالا جارہا ہے جس کی متعلقہ محکمہ نے منظوری دی ہوئی ہے۔ پانی کے نکاس کے لئے بنایا گیا کھالہ کچا ہے جس کی لمبائی 155 کلو میٹر اور چوڑائی 48 فٹ ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 86 ملز میں سے صرف ایک A A Spinning مل میں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب ہے آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کو محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے نوٹسز جاری کئے ہیں۔

(د) مذکورہ ٹیکسٹائل ملز میں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب نہ کیا گیا ہے محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے ملز مذکورہ کو نوٹس دیا مگر اس کی تعمیل نہ کی گئی اب دوبارہ نئی تاریخ پر hearing کے لئے بلوایا گیا ہے۔

(ہ) محکمہ تحفظ ماحول نے اس سلسلہ میں آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کو بذریعہ نوٹسز تنبیہ کی ہے کہ وہ اپنے کارخانوں سے خارج ہونے والی آلودگی کا مناسب بندوبست کریں وگرنہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا اس میں پہلا ضمنی سوال یہ ہے انہوں نے اس کے جز(ب) میں کہا ہے کہ کھرڑیانوالہ جڑانوالہ روڈ پر قائم تمام ٹیکسٹائل ملوں کا استعمال شدہ پانی مدوآنہ سمندری ڈرین میں ڈالا جارہا ہے جس کی متعلقہ محکمہ نے منظوری دی ہوئی ہے تو کیا یہ متعلقہ محکمہ صنعت یا انوائرنمنٹ ہے جس نے یہ approval دی ہے کہ یہ ساری فیکٹریاں اپنا ڈرین یا اپنے واٹر کا wastage اس گندے نالے میں پھینکیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ ان کا محکمہ تو نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جز(ب) میں ان کا سوال ہے کہ مذکورہ روڈ پر ان ملوں سے نکلنے والا کیمیکل شدہ گندہ زہریلا پانی کہاں ڈالا جاتا ہے اور اس پانی کے

نکاس کے لئے بنایا گیا کھالہ کچا ہے یا پکا ہے نیز اس کی لمبائی یا چوڑائی کتنی ہے؟ یہ ان کا سوال تھا جس کے سلسلے میں ہم نے جواب دیا۔ اب آپ نے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ انہوں نے اس کی کس سے منظوری لی ہے، یہی ان کا ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا سوال صرف یہ تھا کہ اس کے اندر متعلقہ محکمہ کون سا ہے جس نے approval دی ہے کیا وہ صنعت ہے یا انوائر نمنٹ ہے، فیکٹریوں سے نکلا ہوا یہ گندہ پانی یا wastage جو اس ڈرین میں ڈالا یا پھینکا جا سکتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے تو permission نہیں دی کہ یہ گندہ پانی ڈرین میں ڈالیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! دیکھیں! میں اپنے موصوف دوست کو بتانا چاہتا ہوں کہ انوائر نمنٹ ایک علیحدہ ڈیپارٹمنٹ ہے اور انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا انوائر نمنٹ کے ساتھ کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ادھر سے بوٹی آ گئی ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! مجھے سوال کے جواب کا بھی پتا ہے، مجھے بوٹی کی ضرورت نہیں ہے، انہوں نے جو بھیجا ہے کہ یہی کہا ہے کہ آپ کہیں کہ یہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے وہ میرے پاس پہلے already note ہے۔۔۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! ۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: قاضی صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! انہوں نے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے منظوری لی ہوئی ہے۔ انوائر نمنٹ اور فیکٹری owners نے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے منظوری لے کر پھر اس ڈرین میں پانی ڈالا ہے لہذا یہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے اور وہاں سے این او سی لیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اریگیشن ڈیپارٹمنٹ؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ بتا رہے ہیں کہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی ڈرین ہے اور انہوں نے انہیں permission دی ہے حالانکہ یہ ان کے متعلقہ نہیں بنتا لیکن انہوں نے پھر بھی اس کا جواب دیا ہے۔ سردار صاحب! اگلا ضمنی سوال کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ مذکورہ ٹیکسٹائل ملز میں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب نہ کیا گیا ہے محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے ملز مذکورہ کو نوٹس دیا مگر اس کی تعمیل نہ کی گئی اب دوبارہ نئی تاریخ پر hearing کے لئے بلوایا گیا ہے۔ اگر واٹر ٹریٹمنٹ ان سے متعلقہ نہیں ہے تو پھر انہوں نے یہ سارے جواب کیوں دیئے ہوئے ہیں؟ یہ تو one word کے اندر ختم کر سکتے تھے کہ واٹر ٹریٹمنٹ یا یہ سارا معاملہ environment protection والوں کا ہے یا اریگیشن کا ہے لیکن پھر انہوں نے یہ تفصیل کیوں دی ہوئی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! دیکھیں، ان کا سوال تھا اور ہم حکومت پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں، ہم نے بڑا simple سا جواب دیا ہے کہ اس سوال کا ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن۔۔۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ جب یہ ان سے متعلقہ ہی نہیں ہے تو اس کا ٹوٹل جواب کیوں دیا گیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اگر اس سوال کا جواب آ گیا ہے تو اس میں برائی کیا ہے؟ سوال کے جواب میں انہوں نے آپ کو بتا دیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ ٹھیک ہے لیکن اگر یہ جواب دے رہے ہیں تو پھر سارے کا جواب دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، بات یہ ہے کہ انہوں نے اس کا بھی جواب دیا ہے کہ جو ڈرین میں پانی جا رہا ہے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس کی انہیں permission دی ہے تب اس میں ڈال رہے ہیں۔ آپ کے اگلے سوال کا جواب ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول ان کو بلا کر ان کی hearing کر رہا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا اس لئے اگلا سوال یہ ہے کہ جب میں یہ بات کروں گا کہ اس وقت ایک لاکھ 93 ہزار لٹر disposal پانی فی منٹ اس میں جا رہا ہے جو کہ آخر میں راوی دریا میں گرتا ہے۔ پھر یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ہمارے متعلقہ نہیں ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جب محکمہ تحفظ ماحول کے سوالات ہوں گے تو آپ اس دن پوچھ لیجئے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پھر اس چیز کو یہاں پر ختم کر دیں۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ حکومت خاموش رہے؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ سوال جو آپ نے پوچھا ہے ہم اس کا مبہم سا آپ کو indicate کر دیں۔ دیکھیں! آپ نے سوال کیا ہے اور ہم اس کا آپ کو تھوڑا بہت indication دے رہے ہیں کہ یہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے تعلق نہیں رکھتا اور یہ انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر آپ نے اس کی تفصیل پوچھنی ہے تو آپ fresh question انوائرنمنٹ کے لئے دے دیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی دیکھ لیں کہ انہوں نے خود مانا ہے کہ اس وقت وہاں پر 86 ملیں ہیں، صرف وہاں پر ایک مل نے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا ہے اور 85 نے نہیں لگایا۔ انہوں نے لیٹر مجھے دکھایا ہے۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اگر ہم نے سچ بولنا ہے۔۔۔

سردار وقاص حسن موکل: میری بات تو مکمل ہو لینے دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ایک منٹ صرف ان کی بات سن لیں۔ اس کے بعد تفصیل سے جواب دے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اگر ہم نے سچ بولا ہے تو اس میں کون سا قصور کیا ہے؟ ہم نے ایوان کے اندر یہ واضح طور پر بتایا ہے کہ دیکھیں کہ ایک فیکٹری ہے جس نے یہ ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا ہے باقی میں ٹریٹمنٹ پلانٹ نہیں ہے اور اس سلسلے میں environment کا کام ہے کہ وہ نوٹس لے لیکن ہمارے دوست جو وہاں پر ساتھ بیٹھے ہیں ان کو instructions دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں ان کو بتاتا چلوں کہ یہ فیکٹریاں ہم نے آج 2013 میں نہیں لگائیں، 2008 میں نہیں لگائیں، یہ فیکٹریاں بڑے عرصہ دراز سے چل رہی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس بات کو رہنے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): آپ نے اس وقت کیوں نہیں دیکھا، آپ نے کیوں اس وقت چیک نہیں کیا کہ وہاں ٹریٹمنٹ پلانٹ لگے ہوئے ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! نہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم نے تو آنے کے بعد نوٹس بھی submit کر دیئے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں! اگر آپ کی بات اس ڈیپارٹمنٹ سے related ہو گی تو سنوں گا ورنہ سردار صاحب معذرت۔ اگر بات منسٹر صاحب سے متعلقہ ہے تو میں سنوں گا۔ جی، بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے پہلی بات یہ کی تھی کہ اگر یہ ownership لیں گے تو میں بات کروں گا، انہوں نے ownership لی اور میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ اب میں اس کے بعد کروں گا۔ یہ ان کے same لفظ تھے بے شک ریکارڈ نکلوالیں کہ کیا حکومت پنجاب چپ رہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! ویسے مجھے یہ بات سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ بات کیوں کر رہے ہیں؟ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ نہیں ہے۔ آپ نے سوال کیا ہے اس پر انہوں نے آپ کو تھوڑی بہت update دے دی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ جواب دیں کہ یہ environment سے متعلق ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! آپ environment سے متعلق سوال کرتے رہیں وہ اس سوال کا جواب نہیں دیں گے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں بات انڈسٹری سے متعلق کر رہا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ انڈسٹری سے متعلق بات کریں میں سن رہا ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ان کی بات کر رہا ہوں کہ انہوں نے فخریہ طور پر کہا ہے کہ یہاں پر 12 اور 13 سال سے یہ یونٹس کام کر رہے ہیں۔ اگر انڈسٹری نے ان کو وہاں پر establish ہونے کی اجازت اور این او سی دیا ہے تو کیا اس کے اندر یہ requirement نہیں ہے کہ وہ environment protection کے لئے کچھ کریں گے؟ ان کی فخریہ بات کہ 12 سال میں صرف ایک یونٹ نے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا ہے اس کے علاوہ 85 یونٹس نے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا نہیں ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میں آپ کی بات سے متفق ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں، میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ 12 سال میں ایک فیکٹری کو جو نوٹس آیا ہے، جو میں اگلی بات کروں گا کہ 2013 میں وہ نوٹس آیا ہے اور اب 2015 ہو گیا ہے، فائنل کال کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوا۔ میرا صرف ان سے سوال ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا یہ environment کے منسٹر سے متعلقہ ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پھر جواب نہ دیتے، جواب دیا کیوں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے جواب تو دیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پھر میں نے ان کو کہا تھا کہ اس کا جواب یہ دیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سپیکر کا کام ہوتا ہے سننا، سپیکر کا کام نہیں کہ ہر بات پر ہر وقت ٹوکنا؟

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب! آپ چیئر کے ساتھ اس طرح کی بات نہیں کر سکتے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

چودھری صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں، آپ اس طرح نہ کریں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ ہر بات کو define کرتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: آپ کوئی بات سنتے نہیں ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں یہ مجھے بتادیں۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: اگر آپ کو ہر بات define کرنے کا اتنا شوق ہے تو منسٹر صاحب کو بٹھا کر خود جواب دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! میری ایک بات سن لیں۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: آپ منسٹر صاحب کا رویہ اور جذبات دیکھیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، چودھری صاحب! آپ ان سے زیادہ جذباتی ہو گئے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ منسٹر صاحب کو جواب دینے دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! ویسے آپس کی بات ہے، آپ زیادہ جذباتی ہو گئے ہیں۔آپ اُٹھ کر یہ فیصلہ کر دیں کہ یہ ان کے متعلقہ سوال ہے یا نہیں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے زیادہ آپ ہمیشہ بحث کرتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں بحث نہیں کر رہا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ منسٹر صاحب سے زیادہ ہر بات کا جواب دیتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے پاس اتنے سارے سوالات ہیں جو کہ لوگوں کی امانت ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! لیکن آپ کا کام روکنا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، یہ کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! آپ ماشاءاللہ بڑے اچھے طریقے سے ایوان کو چلا رہے ہیں، آپ ہمیشہ تمام دوستوں کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اب آپ اس بات کو چھوڑ دیں، اس ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ جواب دیں، جو سوال آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ نہیں ہے اس کا جواب نہ دیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے تو ضمنی سوال کر کے غلطی کر لی، یہ فرما دیں کہ یہ سوال میرے محکمہ سے متعلقہ نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ان کے محکمہ سے متعلقہ نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جب ان کا متعلقہ محکمہ ہی نہیں ہے، اگر میں نے غلطی سے سوال کر ہی لیا ہے تو یہ مجھے جواب دے دیں کہ یہ سوال میرے محکمہ سے متعلقہ نہیں ہے، اس کا متعلقہ محکمہ environment ہے۔یہ سوال کا جواب بھی دے رہے ہیں لیکن غلط جواب دے رہے ہیں۔آپ کی responsibility ہے کہ متعلقہ محکمہ کی طرف سے جواب آئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ان کی بات سنیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جس قسم کا یہ جواب چاہتے ہیں، ہم جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پھر جواب دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم جواب دینے کے لئے تیار ہیں، ہم باخبر ہیں، ہم اس بارے میں معلومات رکھتے ہیں، ہماری ان سے یہ simple request ہے کہ آپ نے ایک سوال پوچھا ہے ہم نے تو آپ کو honour کیا ہے، آپ کے سوال کو reject نہیں کروایا، اسمبلی سیکرٹریٹ نے آپ کا سوال ضرور ہمارے پاس بھیجا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آئندہ کے لئے آپ ایک مہربانی کریں کہ آپ کے محکمہ سے متعلقہ جو سوالات ہوتے ہیں صرف ان کے جوابات دیا کریں، دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے جواب نہ دیا کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم نے اس میں کیا کہا ہے؟ ہم نے تو صرف یہ لکھا ہے کہ یہ سوال محکمہ environment سے متعلقہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محکمہ environment والے خود ہی اس کا جواب دیں گے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی طرف سے ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تو ہم تعمیل کریں گے لیکن جو سوال کرنے والے ہیں ان کو بھی اس کے بارے میں علم ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آئندہ آپ یہ احتیاط کیا کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بہت اہم پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔ اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دوں گا۔ اگلا سوال نمبر 3164 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب!

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2868 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹریڈ ایگریمنٹ اور پریفرینشل ٹریڈ ایگریمنٹ پر عملدرآمد و دیگر تفصیلات

*2868: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انڈسٹریز، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ نے 2010 سے 2013 تک کن کن ممالک سے فری ٹریڈ ایگریمنٹ FTA,s اور پریفرینشل ٹریڈ ایگریمنٹ کئے ہیں؟

(ب) کن ممالک کے ساتھ متذکرہ بالا FATs اور PTAs پر عملدرآمد ہو رہا ہے اور اس عملدرآمد کے کیا نتائج حاصل ہوئے ہیں، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) محکمہ انڈسٹریز، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ، حکومت پنجاب نے کسی بھی ملک سے فری ٹریڈ ایگریمنٹ FTA,s اور پریفرینشل ٹریڈ ایگریمنٹ نہ کیا ہے۔ یہ subject وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں آتا ہے۔

(ب) ۔ایضاً۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس کا تو انہوں نے ویسے ہی جواب دے دیا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ یہ subject ہمارے دائرہ کار میں نہیں آتا، اب میں اس میں کیا کہوں کہ یہ پڑھا گیا ہے یا نہیں پڑھا گیا کیونکہ انہوں نے تو ویسے ہی جواب دے دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال سردار شہاب الدین خان صاحب!

سردار شہاب الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اب اس پر کیا بات کروں؟

جناب قائم مقام سپیکر: مہربانی فرمائیں، کچھ تو کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اب میرے پاس جو جواب آیا ہے، اگر ان میں سے ایک بھی figure صحیح ہو تو میں سوال کروں۔ معزز وزیر بلال یسین صاحب قابل احترام ہیں، اگر میرے اس سوال کا ایک جز بھی درست ہوا، میں آج چیلنج کرتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے تو چیلنج نہ کریں، گورنمنٹ کو چیلنج کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں بھی گورنمنٹ کو چیلنج کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے تو چیلنج نہ کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس میں اگر صرف لکھ دیا جاتا ہے کہ ہمارے taxes کا پیسا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سوال نمبر تو پڑھیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3766 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لیہ: شوگر کین سیس فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*3766: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2010 تا 2013 لیہ شوگر مل سے شوگر کین سیس فنڈ کی مد میں کتنی رقم حاصل ہوئی، سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اس رقم سے ضلع لیہ میں کون کون سے ترقیاتی کام کروائے گئے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ شوگر کین سیس فنڈ سے حاصل ہونے والی رقم ان علاقوں پر خرچ نہیں کی جاتی، جہاں گنا کاشت ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہاں کے کاشتکار کئی بار احتجاج اور دھرنا دے چکے ہیں، اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف)	2010 تا 2011	=	84.666 ملین
	2011 تا 2012	=	63.874 ملین
	2012 تا 2013	=	73.126 ملین
	ٹوٹل:	=	221.666 ملین

(ب) ضلع لیہ میں 2010 سے 2013 تک 22 ترقیاتی سکیمیں شروع کی گئیں جن کی مالیت 195.487 ملین روپے ہے ان ترقیاتی سکیموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ شوگر کین سیس فنڈز کی رقم وہیں خرچ کی جاتی ہے جہاں گنا کاشت ہوتا ہے سکیموں کی منظوری کے لئے باقاعدہ ڈسٹرکٹ شوگر کین سیس کمیٹی موجود ہے جس میں ضلعی انتظامیہ کے سربراہ و ملز انتظامیہ و کاشتکار و محکمہ زراعت و خوراک اور ورکس ڈیپارٹمنٹ کے افسران ممبر ہوتے ہیں جو سکیموں کی منظوری دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جوابات میں غلط figures لکھ دیئے جاتے ہیں، انہوں نے میرے سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ 2010 میں 84 ملین 2011 میں 63 ملین اور 2012 میں 73 ملین۔ میں نے اس دن بھی آپ کو request کی تھی کہ ایوان میں غلط جواب نہیں آنے چاہئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز! آپ میری بات سن لیں، آپ کو اس میں اعتراض کیا ہے، کون سا figure غلط ہے، آپ کے پاس اگر correct figures ہیں تو وہ دے دیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرے پاس figures ہیں، میں نے پچھلے اجلاس میں بھی یہ کہا تھا کہ کین کمشنر صاحب اور سیکرٹری فوڈ سے میری میٹنگ ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود مجھے غلط figures دیئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کیا کہتے ہیں کہ 2010 اور 2011 کے جو figures دیئے گئے ہیں وہ غلط ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جو لسٹ مجھے provide کی گئی ہے، اس کے مطابق sugarcane cess کا جو پیسا لگایا گیا ہے sugarcane area کے ایک علاقہ، نشیب کے لفظ کو آپ بھی بہتر طریقے سے جانتے ہیں، صرف نشیب کا لفظ ڈال دیا جائے تو اس سے یہ بات نہیں بنتی۔ میں نے کہا تھا کہ میرا حلقہ 90 فیصد sugarcane provide کرتا ہے اور میرے حلقہ کی کوئی ایک سکیم دکھا دیں، ہم جنوبی پنجاب والے سرائیکی صوبہ کی کیوں بات کرتے ہیں؟ اگر یہی حال ہوا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔ وزیر خوراک! وہ کہہ رہے ہیں کہ جواب میں figures غلط دیئے گئے ہیں، آپ اس بات کا جواب دیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! سردار صاحب جو quote figures کر رہے ہیں اور ہمارے محکمہ کی طرف سے جو جواب provide کیا گیا ہے میں دوبارہ آپ کی خدمت میں عرض کر دیتا ہوں۔

2010تا2011	=	84.666ملین
2011تا2012	=	63.874ملین
2012تا2013	=	73.126ملین
ٹوٹل:	=	221.666ملین

اگر ان کو یہ اعتراض ہے کہ محکمہ کی طرف سے جو figures دیئے گئے ہیں وہ غلط ہیں تو معزز ممبر کے پاس right ہے کہ وہ اسے چیلنج کریں۔ میں تو اپنے ڈیپارٹمنٹ کے behalf پر اسے own کرتا ہوں۔ ہمارے محکمہ کے کین کمشنر، سیکرٹری نے ہمیں یہ انفارمیشن دی ہے پھر ان کی اپنی میٹنگ بھی ہوئی ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی اور figures ہیں تو ان کا یہ right ہے کہ وہ اسے چیلنج کریں، میں تو اسے own کرتا ہوں کہ یہ figures بالکل ٹھیک ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں تو پنجاب گورنمنٹ کی provided list کو چیلنج کر رہا ہوں کہ خدا کے لئے اس میں اگر کوئی ایک سکیم بھی پی پی۔263 کی نکال کر دے دیں۔۔۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! معزز ممبر جو کچھ فرما رہے ہیں یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ مجھے اپنے بھائی کا بے حد احترام ہے ابھی یہ فرما رہے تھے کہ جو figures دیئے گئے ہیں وہ غلط ہیں، اب یہ اپنے حلقہ کی بات کر رہے ہیں۔ ان کے حلقہ کی حد تک بات درست ہو گی، ہر بندے کا اپنے حلقہ میں interest ہوتا ہے کہ اس کے حلقہ کو دیکھا جائے، اس کے حلقہ کو زیادہ سے زیادہ rights ملیں لیکن یہ دو باتیں ہو گئی ہیں۔ ابھی جو بات ہوئی ہے وہ figures سے متعلق ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے جو تین figures بتائی ہیں ان کو اس پر اعتراض ہے اور یہ اس کو چیلنج کر رہے ہیں۔ میں نے تو ان کو کہا ہے اور کوئی لڑ کر نہیں کہا، اگر وہ اس پر اعتراض کرتے ہیں تو میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی ownership لیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ figures ٹھیک ہیں۔ اگر ان میں کوئی خرابی ہے تو میں اس کی ذمہ داری لیتا ہوں اور on the floor of the House کہہ رہا ہوں۔ اب یہ صرف اپنے حلقہ کی طرف نہ جائیں کہ پی پی۔263 میں فنڈز نہیں لگے یا پی پی۔263 میں کوئی سکیم نہیں آئی۔ اس کے لئے بھی ہم سب کا فرض

بنتا ہے، اس کے لئے پھر تھوڑی سی محنت کر لیں، اس کے لئے نیا سوال ڈال دیں کہ یہ بتایا جائے کہ میرے حلقہ میں اس فنڈز سے کتنے پیسے لگے ہیں، اس کے لئے تو ہمارے پاس ایک پارلیمانی سسٹم موجود ہے، اس پر نیا سوال کر لیں۔ معزز ممبر اس سوال کے بارے میں بات کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اپنے دوست بلال یٰسین کا بے حد احترام کرتا ہوں لیکن میں اپنے پہلے ضمنی سوال پر stand کر رہا ہوں کہ یہ figures درست نہیں ہیں اور میں دوبارہ چیلنج کرتا ہوں کہ figures درست نہیں ہیں۔ پچھلے اجلاس میں بھی میں نے یہ کہا تھا کہ 11 کروڑ روپے release ہوئے تھے۔ اگر ایسے ہی باتیں چلتی رہیں گی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ میری بات سنیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! مجھے بات مکمل کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنی بات مکمل کر لیں میں پھر بعد میں بات کرتا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: وزیر خوراک جناب بلال یٰسین صاحب میرے لئے نہایت قابل احترام ہیں۔ ان کو تو لیّہ کا پتا بھی نہیں ہوگا، کاش یہ لیّہ جاتے تو وہاں 2010 کے سیلاب کو دیکھتے اور یہاں پر جو figures بیان کی گئی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میرے پاس سوالوں کی ایک لمبی لسٹ ہے۔ آپ ایک کام کریں اگر آپ کو ان figures پر اعتراض ہے آپ اس پر تحریک استحقاق لے آئیں، میں اسے کمیٹی کے پاس بھیج دوں گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ آپ اسے کمیٹی کے پاس بھیج دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایسے تو نہیں بھیجوں گا، اگر آپ کو اس پر اعتراض ہے تو آپ اس پر تحریک استحقاق لے آئیں کہ اس سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے تو میں اس کو کمیٹی کے پاس بھیج دوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ان سے سوال صحیح طریقے سے explain نہیں ہو رہا اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی میں ان سے بات کر رہا ہوں، فتیانہ صاحب آپ تشریف رکھیں۔ سردار صاحب! آپ اس پر تحریک استحقاق دے دیں، منسٹر صاحب on the floor of the House اس کو own کر رہے ہیں، میں اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے پاس بھیج دوں گا۔

سردار شہاب الدین خان: شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یسین): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع راولپنڈی: اداروں میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد و نتائج کی شرح کی تفصیلات

*1487: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں ٹیوٹا کے زیر تحت چلنے والے ٹیکنیکل وو کیشنل اداروں کو 13-2012 کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے، ادارہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان اداروں میں کل کتنے بچے / بچیاں زیر تعلیم ہیں؟

(ج) ان اداروں کے گزشتہ پانچ سالوں کے نتائج کی ادارہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کتنے اداروں کے نتائج کی شرح میں بتدریج کمی ہوئی اور کیا حکومت نے خراب کارکردگی کی بناء پر ان اداروں کے سربراہان کو سزا / وارننگ دی، اگر ایسا نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا حکومت ان اداروں کے سربراہان کو نتائج کی شرح میں بہتری لانے کے لئے کوئی ٹارگٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو ان تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	انسٹیٹیوٹ	بجٹ 13-2012ء
1	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ مردانہ گجر خان	-/35,687,502
2	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین ڈھوک سیداں راولپنڈی	-/8,838,791
3	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین مری	-/8,458,464
4	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین کرتارپورہ، راولپنڈی	-/11,447,944
5	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین راولپنڈی کینٹ	-/3,481,163
6	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین کہوٹہ	-/2,150,114
7	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گوجر خان	-/2,182,408
8	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر مردانہ مری	-/3,583,130
9	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کہوٹہ	-/3,718,869
10	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر مردانہ دولتالہ	-/2,854,069
11	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین (آباد) دھمیال	-/4,145,707
12	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین (آباد) کہوٹہ	-/1,784,447
13	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین (آباد) مندرہ	-/2,520,168
14	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین (آباد) گجر خان	-/4,678,248
15	HVACR انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی راولپنڈی	-/498,969
16	GIIT کوہاٹی بازار راولپنڈی	-/5,656,235
17	گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ٹیکسلا	-/166,372,023
18	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر مردانہ کلر سیداں	-/1,675,303
19	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر مردانہ کوٹلی ستیاں	-/2,542,988
20	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین کلر سیداں	-/18,12,961
21	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین کوٹلی ستیاں	-/1,543,460
	ٹوٹل:	-/275,632,963

(ب) کل تعداد 3944

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 1۔ کل 11 اداروں کے نتائج میں کمی کی وجہ پرنسپل اور اساتذہ کی خالی اسامیاں ہیں۔

2۔ RMGTC راولپنڈی کو بند کر کے HVACR انسٹیٹیوٹ بنا دیا گیا۔

3۔ CVG/DVG کے بند ہونے کی وجہ سے ووکیشنل اداروں میں داخلے کی کمی کا موجب بنا۔

4۔ پرانی مشینری بھی نتائج میں کمی کا موجب بنی۔

5۔ کہوٹہ تحصیل میں 2 فیمیل اداروں میں سے ایک ادارہ GVTIW Kahuta کو ٹیکسلا میں شفٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔اسی طرح گوجر خان میں بھی GVTIW Gujar Khan کو سنگھوری ماڈل ویلج کی بلڈنگ میں شفٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کی وجہ بھی داخلے کی کمی ہے کیونکہ دونوں شہروں میں دو دو فیمیل ادارے ایک دو کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔

(ہ)

1۔ کم داخلے والے انسٹیٹیوٹس میں کارکردگی کی بہتری کے لئے خالی اسامیوں کا پر کرنا ضروری ہے۔

2۔ کچھ اداروں میں ٹیکنالوجی کی تبدیلی کی ضرورت ہے۔جس کے لئے مزید فنڈز کی ضرورت ہے کیونکہ سابقہ مشینری موجودہ syllabus کے مطابق ٹریننگ کی ضروریات پوری نہیں کرتیں۔

صوبہ میں کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ روکنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*3012: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ روکنے کے لئے ایک independent ادارہ بنایا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ادارہ ٹھیک طریقے سے کام سرانجام نہ دے رہا ہے جس کی وجہ سے صوبہ کے ہر چھوٹے بڑے شہر، گاؤں، قصبہ کے چھوٹے بڑے سٹور پر کھلے عام ملاوٹ شدہ اشیاء کی فروخت ہو رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس بارے میں کوئی سنجیدگی سے کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) یہ بات درست ہے کہ حکومت پنجاب نے کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ روکنے کے لئے ایک independent ادارہ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔جولائی 2012 کو Punjab Food Authority Act, 2011 کے تحت قائم کیا تاکہ لوگوں کے لئے صاف اور ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔فی الوقت پنجاب فوڈ اتھارٹی صرف ضلع لاہور میں کارروائی کرنے کی مجاز ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2- جولائی 2012 کو معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں کے لئے صاف، ستھری اور ملاوٹ سے پاک خوراک کو یقینی بنایا جاسکے اور اس سلسلے میں پنجاب فوڈ اتھارٹی مورخہ 2- جولائی 2012 سے ضلع لاہور میں اپنا کام بخوبی سرانجام دے رہی ہے۔ ضلع لاہور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے اب تک 92,909 جگہوں کا معائنہ کیا گیا اور 13,913 نمونہ جات لئے گئے جو کہ ڈسٹرکٹ فوڈ لیبارٹری میں بھجوائے گئے اور فیل شدہ نمونہ جات پر کارروائی کے لئے متعلقہ کورٹس میں مقدمے دائر کئے گئے ہیں مزید برآں اب تک 21,842 امپرومنٹ نوٹسز دیئے گئے تاکہ خوراک کے معیار کو بہتر سے بہتر کیا جاسکے۔ ناقص صفائی اور غیر معیاری خوراک کی وجہ سے ضلع لاہور میں اب تک 1,258 مقامات کو سیل کیا ہے۔ ٹاؤن وار رپورٹ منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے اور جلد ہی پنجاب کے باقی تمام شہروں میں بھی پنجاب فوڈ اتھارٹی عوام تک معیاری اور ملاوٹ سے پاک خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے اپنا کام شروع کر دے گا۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمز لاہور کے تمام ٹاؤنز میں ملاوٹ شدہ خوراک کی روک تھام کے لئے بلاامتیاز کارروائی کر رہی ہیں اور بڑی کامیابی سے لاہور میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف مہم جاری ہے اور اس سلسلے میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جارہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محترم وزیراعلیٰ پنجاب نے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے پنجاب کے مزید اضلاع فیصل آباد، راولپنڈی، ملتان اور گوجرانوالہ میں بھی کام کرنے کی اجازت دے دی ہے جس سلسلہ میں مذکورہ بالا اضلاع میں بھی جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔

لاہور: محکمہ خوراک کے گودام کا رقبہ ودیگر تفصیلات

*3164: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ خوراک کے گودام گلبرگ گورومانگٹ لاہور کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) اس گودام میں کتنی گندم سٹور ہے اور یہ کس کس سال کی ہے؟

(ج) اس گودام میں کتنی گندم سٹور کی جاسکتی ہے؟

(د) اس گودام پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے مذکورہ گودام کو فروخت کرنے کا پلان بنایا تھا؟

(و) اس کی فروخت کیوں روک دی گئی؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) گلبرگ گودام گورومانگٹ لاہور کا کل رقبہ 81 کنال، 14 مرلہ، 88 مربع فٹ ہے۔

(ب) اس گودام میں اس وقت مورخہ 2014-02-19 کو 938.630 میٹرک ٹن گندم سکیم 14-2013 سٹور کی گئی ہے۔

(ج) اس گودام میں 9500 میٹرک ٹن گندم سٹور کی جا سکتی ہے۔

(د) اس گودام پر تعینات ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عہدہ	گریڈ
رانا عظیم	اے ایف سی	15
محمد یوسف	ایف جی آئی	12
محمد لطیف	چوکیدار	1
نفیس احمد	چوکیدار	1
ظہور الدین	چوکیدار	1
اسد خان	چوکیدار	1
سہون مسیح	چوکیدار	1
محمد نواز بلوچ	چوکیدار	1
نصر الدین	چوکیدار	1

(ہ) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ نے گودام کی فروخت کا معاملہ صوبائی نجکاری بورڈ کے سپرد کیا تھا جو تا حال زیر التواء ہے۔

(و) زمین کی فی مرلہ قیمت کا تخمینہ ڈسٹرکٹ پرائس کمیٹی لاہور نے مبلغ 8,00,000 لاکھ روپے مقرر کیا تھا لیکن مورخہ 21۔دسمبر 2010، 18۔جنوری 2011، 15۔فروری 2011 اور 10۔جنوری 2012 کو منعقد ہونے والی نیلامی میں کسی بولی دہندہ نے شرکت نہ کی جس کی وجہ سے نیلامی کا عمل تکمیل نہیں پا سکا۔

ضلع گوجرانوالہ: انڈسٹریل اسٹیٹس سے متعلقہ تفصیلات

*3704: چوہدری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں انڈسٹریل اسٹیٹس کس کس جگہ قائم کی گئی ہیں، ان کا رقبہ کتنا ہے اور وہ کب قائم ہوئیں؟

(ب) ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں کتنے پلاٹ، کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(ج) درج بالا جگہ میں کون کون سی انڈسٹری لگائی جا چکی ہے جو پلاٹ خالی ہیں ان پر کب تک انڈسٹری لگائی جائے گی؟

(د) حکومت کی طرف سے انڈسٹری مالکان کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ہ) انڈسٹریل اسٹیٹس میں محکمہ کی طرف سے کون کون سا عملہ تعینات کیا گیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چوہدری محمد شفیق):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کی تعداد تین ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر 1 جی ٹی روڈ گوجرانوالہ 1967 میں قائم کی گئی اور اس کا کل رقبہ 103 ایکڑ 5 مرلے ہے۔
2. سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر 2 کھیالی بائی پاس گوجرانوالہ 1987 میں قائم کی گئی اور اس کا کل رقبہ 106 ایکڑ 15 مرلے ہے۔
3. سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر 3 جی ٹی روڈ گوجرانوالہ (ایکسپورٹ پروسیسنگ زون) 2007 میں قائم کی گئی اور اس کا کل رقبہ 113 ایکڑ 1 کنال 12 مرلے ہے۔ ان انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر 1 جی ٹی روڈ گوجرانوالہ (ایکسپورٹ پروسیسنگ زون) 2007 میں قائم کی گئی ہیں اور اس کا کل رقبہ 113 ایکڑ ایک کنال 12 مرلے ہے۔

(ب) ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں مندرجہ ذیل کیٹیگری کے پلاٹس بنائے گئے ہیں:

1۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر 1 جی ٹی روڈ گوجرانوالہ۔

کیٹیگری اے (چار کنال)	کیٹیگری بی (دو کنال)	کیٹیگری سی (ایک کنال)	کیٹیگری ڈی (دس مرلہ)	کیٹیگری ای (پانچ مرلہ)	کل تعداد
کل پلاٹس 86	کل پلاٹس 104	کل پلاٹس 116	کل پلاٹس 18	کل پلاٹس 102 (آرٹیزن ورکشاپ)	426

2۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر 2 کھیالی بائی پاس گوجرانوالہ۔

کیٹیگری اے (چار کنال)	کیٹیگری بی (دو کنال)	کیٹیگری سی (ایک کنال)	کیٹیگری ڈی (دس مرلہ)	کیٹیگری ای (سات مرلہ)	کل تعداد
کل پلاٹس 68	کل پلاٹس 83	کل پلاٹس 147	کل پلاٹس 148	کل پلاٹس 108	554

3۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر 3 جی ٹی روڈ گوجرانوالہ (ایکسپورٹ پروسیسنگ زون)

کیٹیگری اے (چار کنال)	کیٹیگری بی (دو کنال)	کیٹیگری سی (ایک کنال)	کیٹیگری ڈی (دس مرلہ)	کیٹیگری ای (سات مرلہ)	کل تعداد
کل پلاٹس ---	کل پلاٹس 96	کل پلاٹس 48	کل پلاٹس 25	کل پلاٹس 43	212

(ج) قائم کی جانے والی انڈسٹریز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ میٹل کاسٹنگ 2۔ سرامکس
3۔ پلاسٹک فرنیچر 4۔ ایلمونیم یوٹینسل
5۔ میلامائن کے برتن 6۔ ڈائینگ / فنشنگ
7۔ ہوم اپلائنسز 8۔ سنٹری فٹنگ
9۔ میڈیسنز 10۔ میٹل ری رولنگ
11۔ الیکٹرک فین 12۔ کیبل وائر
13۔ وولن یارن 14۔ ویونگ فیکٹریز
15۔ انجینئرنگ ورکس

خالی پلاٹوں پر انڈسٹری لگانے کے لئے پلاٹ مالکان کو نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔ امید ہے کہ ان پلاٹوں پر بھی جلد انڈسٹریز قائم ہو جائیں گی۔

(د) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں بنیادی سہولیات مہیا کی ہیں جن میں سڑکیں، واٹر سپلائی، سیوریج، بجلی، سوئی گیس، ٹیلیفون، بنک اور ڈاکخانہ شامل ہیں۔

(ہ) ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں تعینات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر 1 جی ٹی روڈ گوجرانوالہ۔

1۔ کلرک گریڈ 7 (1) (وصولی بقایاجات)

2۔ چوکیدار گریڈ 4 (1)

سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر 2 کھیالی بائی پاس روڈ گوجرانوالہ

1۔ سینئر آفس اسسٹنٹ	گریڈ 15	(1)
2۔ سٹینو گرافر	گریڈ 12	(1)
3۔ اکاؤنٹس اسسٹنٹ	گریڈ 14	(1)
4۔ کلرک	گریڈ 9	(2)
5۔ ٹیوب ویل آپریٹر	گریڈ 8	(1)
6۔ نائب قاصد	گریڈ 4	(1)

پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر2، میں واقع ہے اور گوجرانوالہ کی انڈسٹریل اسٹیٹس براہ راست ریجنل ڈائریکٹر، گوجرانوالہ کے زیر انتظام کام کر رہی ہیں۔

سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر3، جی ٹی روڈ گوجرانوالہ (ایکسپورٹ پروسیسنگ زون)

1۔	ڈپٹی ڈائریکٹر/ACE	گریڈ17	(1)
2۔	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	گریڈ16	(1)
3۔	اکاؤنٹس اسسٹنٹ	گریڈ14	(1)
4۔	سب انجینئر	گریڈ11	(2)
5۔	کلرک	گریڈ9	(2)
6۔	ٹیوب ویل آپریٹر	گریڈ8	(1)
7۔	چوکیدار	گریڈ1	(1)
8۔	نائب قاصد	گریڈ1	(1)
9۔	مالی	گریڈ1	(1)

شورکوٹ: گندم کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

*3780: جناب خالد غنی چودھری: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل شورکوٹ حلقہ پی پی-80 میں کل کتنے گندم گودام ہیں؟

(ب) کتنے پختہ عمارات میں ہیں اور کتنے بغیر عمارات کے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی پی-80 میں محکمہ خوراک کا ملکیتی کوئی گودام نہیں ہے جس کی وجہ سے ہر سال کسان اپنی گندم کی فروخت کے لئے خوار ہوتے ہیں، اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت نئے سرکاری گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) شورکوٹ میں جنوری2012 تا دسمبر2013 کتنی گندم خرید کی گئی؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) حلقہ پی پی-80 میں محکمہ خوراک کے مرکز دو خریداری گندم ہیں

1۔ پی آر سنٹر شورکوٹ سٹی: 3عدد گودام (استعداد ذخیرہ گندم3000 میٹرک ٹن)

2۔ پی آر سنٹر شورکورٹ کینٹ: 9عدد گودام (استعداد ذخیرہ گندم7000 میٹرک ٹن)

(ب) بارہ عدد گودام پختہ عمارات میں ہیں اور چالیس عدد عارضی پلنتھ موجود ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔

پی آر سنٹر شورکوٹ کینٹ کے 9 عدد گودام جن کی استعداد ذخیرہ 7000 میٹرک ٹن ہے حکومت پنجاب کے ملکیتی ہیں۔ پی آر سنٹر شورکوٹ کے تین عدد گودام جن کی استعداد ذخیرہ 3000 میٹرک ٹن ہے یہ گودام ضلع کونسل کی ملکیت ہیں۔ پی پی-80 میں دو مرکز خریداری گندم ہیں اور گورنمنٹ کے مقررہ ہدف کے مطابق ہر سال زمینداران سے گندم خرید کی جاتی ہے۔

(د) شورکوٹ حلقہ پی پی-80 میں جنوری 2012 تا دسمبر 2013، 36369.400 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی۔

ضلع میانوالی میں ووکیشنل ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ / ٹیکنیکل کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*4228: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کل کتنے بوائز و گرلز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ اور ٹیکنیکل کالجز ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ووکیشنل، ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ اور ٹیکنیکل کالجز میں پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز، لیکچرارز، انسٹرکٹرز اور دیگر سٹاف کی کل اسامیاں کتنی ہیں، کتنی اسامیاں خالی ہیں، تفصیل الگ الگ ادارہ وار بتائی جائے؟

(ج) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع میانوالی میں گورنمنٹ بوائز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ تین، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ایک اور گورنمنٹ کالج ٹیکنالوجی ایک ہے۔

- ضلع میانوالی میں گورنمنٹ گرلز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کی تعداد پانچ ہے۔
- تحصیل میانوالی میں دو گورنمنٹ گرلز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، ایک گورنمنٹ بوائز ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور ایک گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی موجود ہیں۔

- تحصیل پپلاں میں دو گورنمنٹ بوائز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور ایک گورنمنٹ گرلز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ موجود ہیں۔
- تحصیل عیسیٰ خیل میں ایک گورنمنٹ بوائز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور دو گورنمنٹ گرلز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ موجود ہیں۔

(ب)

* ضلع میانوالی میں گورنمنٹ ووکیشنل، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی میں پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز، لیکچرارز وانسٹرکٹرز اور دیگر سٹاف کی کل اسامیاں 301 ہیں اور اس میں سے 95 خالی ہیں۔ ادارہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع میانوالی کی سکیل نمبر 14، 16 اور سکیل 17 کی ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کی سمری کی منظوری ہو چکی ہے اور ان خالی اسامیوں پر بھرتی کا کام اگلے چند ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

سرگودھا: سال 2013 میں گندم کی خرید کا ٹارگٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3974: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا سال 2013 میں گندم کی خرید کا کل ٹارگٹ کتنا مختص کیا گیا تھا؟

(ب) اس کی خرید کے لئے مذکورہ ضلع میں کتنے مستقل اور کتنے عارضی مراکز خرید گندم بنائے گئے ہیں؟

(ج) اس مقصد کے لئے کتنا باردانہ خرید کیا گیا ہے اور اس کی خرید کا طریق کار کیا ہے؟

(د) گندم کی خرید کے لئے کتنی مدت مقرر کی گئی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع سرگودھا سال 2013 میں گندم کی خرید کا ٹارگٹ 131800 ٹن مقرر کیا گیا تھا جبکہ 1,25,946 ٹن گندم خرید ہوئی۔

(ب) ضلع سرگودھا میں سال 2013 میں گندم کی خریداری کے لئے کل 13 مراکز قائم کئے گئے تھے جس میں سے سات مستقل اور چھ عارضی مراکز خرید تھے۔

(ج) سال 14-2013 میں نظامت خوراک پنجاب کی طرف سے ضلع سرگودھا میں 40800 جیوٹ بیگ اور 19,25,000 پی پی تھیلا ترسیل کیا گیا۔ باردانہ کی خرید گورنمنٹ کی سطح پر پیپرا رولز کے مطابق کی جاتی ہے۔

(د) سال 2013 میں گندم کی خریداری مورخہ 2013-04-25 تا 2013-06-12 تک جاری رہی۔

میانوالی میں ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4229: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں بوائز اور گرلز کے لئے کتنے ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کالج ہیں اور کیا یہ پورے ضلع کی عوام کے لئے کافی ہیں؟

(ب) اس ضلع میں موجود ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کالجوں میں اساتذہ لیکچرارز یا پروفیسرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں، حکومت کب تک خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت ضلع میانوالی کی عوام کے لئے مزید ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کمرشل کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع میانوالی میں بوائز کے لئے ایک ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ اور ایک ٹیکنیکل کالج موجود ہے۔
ضلع میانوالی میں گرلز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ہیں اور ان کی تعداد پانچ ہے۔
ضلع میانوالی میں موجود بوائز ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کالجز اور گرلز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ علاقے کی عوام کی ضروریات بطریق احسن پوری کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع میانوالی میں ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کالجوں میں اساتذہ لیکچرارز یا پروفیسرز کی کل خالی اسامیاں 32 ہیں۔ حکومت ان خالی اسامیوں کو بہت جلد پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں ضلع میانوالی کی سکیل نمبر 14، 16 اور سکیل 17 کی ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کی سمری کی منظوری ہو چکی ہے اور ان خالی اسامیوں پر بھرتی کا کام اگلے چند ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) ٹیوٹا نے اپنے قیام کے بعد ضلع میانوالی کی تحصیل میانوالی میں ایک، گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، تحصیل پپلاں میں ایک گورنمنٹ بوائز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور ایک گورنمنٹ گرلز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور تحصیل عیسیٰ خیل میں ایک گورنمنٹ گرلز

ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بنائے ہیں۔ یہ تمام ادارے ضلع میانوالی کی ضرورت کو خاطر خواہ پورا کر رہے ہیں اور مستقبل میں ضرورت کے پیش نظر مزید ادارے بنائے جائیں گے۔

سال2013 میں گندم کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*4021: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ خوراک نے سال2013 کے دوران کل کتنی گندم خریدی نیز اس گندم کی خریداری پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ب) محکمہ خوراک نے سال2013 میں گندم میں بہتر پیداواری ہدف حاصل کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے اور ان کا کیا نتیجہ نکلا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) محکمہ خوراک پنجاب نے سال14-2013 میں 36,75,660 میٹرک ٹن گندم خرید کی جس کی مد میں-/1,10,539,813,684 روپے خرچ ہوئے۔

(ب) محکمہ خوراک سے متعلقہ نہ ہے۔

گورنمنٹ پولی ٹیکنیکل کالج کھولنے کا طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*4807: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت نے طلباء و طالبات کے لئے گورنمنٹ پولی ٹیکنیکل کالج کھولنے کا criteria کیا رکھا ہے؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ج) ان میں کس ٹریڈ کی تعلیم دی جا رہی ہے؟

(د) ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے، کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں، حکومت ان کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چوہدری محمد شفیق):

(الف) ٹیکنیکل ادارہ کھولنے کے لئے علاقہ کی انڈسٹری ڈیمانڈ کو مدنظر رکھا جاتا ہے جبکہ انڈسٹری کی ڈیمانڈ کو جانچنے کے لئے ٹیوٹا کا شعبہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ (R&D) علاقہ کا سروے (TNA) کرتا ہے جس کی روشنی میں ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا جاتا ہے نیز ادارہ میں چلائے جانے والے کورسز کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

(ب)

نمبر شمار	ادارہ
1	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ
2	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، ٹوبہ ٹیک سنگھ
3	گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، تحصیل کمالیہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
4	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، تحصیل کمالیہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
5	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین تحصیل کمالیہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
6	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، تحصیل گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
7	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، تحصیل گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
8	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، تحصیل گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

(ج)

نمبر شمار	ادارہ	کورس
1	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ	الیکٹریکل، آٹومکینک، مشینسٹ، HVACR، الیکٹرونکس
2	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین، ٹوبہ ٹیک سنگھ	میٹرک ٹیک، ایڈوانس ڈریس ڈیزائننگ اینڈ میکنگ
3	گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، تحصیل کمالیہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	ڈی اے ای کیمیکل ٹیکنالوجی ڈی اے ای ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی ڈی اے ای کمپیوٹر انفارمیشن ٹیکنالوجی
4	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، تحصیل کمالیہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	الیکٹریکل، آٹومکینک، مشینسٹ، HVACR
5	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین تحصیل کمالیہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	میٹرک ٹیک ایڈوانس ڈریس ڈیزائننگ اینڈ میکنگ
6	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، تحصیل گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	میٹرک ٹیک، ایڈوانس ڈریس ڈیزائننگ اینڈ میکنگ
7	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، تحصیل گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	الیکٹریشن، آٹو اینڈ فارم مشینری، ٹرنر، ویلڈنگ، ووڈ ورک
8	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، تحصیل گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	الیکٹریشن، آٹو اینڈ فارم مشینری، ٹرنر، ویلڈنگ

(د) ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد مع خالی اسامیاں اور دیگر تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

سرگودھا کی شوگر ملز مالکان کی جانب سے کسانوں کی رقم دبا کر رکھنے سے متعلقہ تفصیلات

*4150: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں شوگر ملز مالکان نے کسانوں کے سوا33 کروڑ روپے دبا لئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ضلعی سربراہوں کو حکم دیا تھا کہ وہ شوگر ملوں کے مالکان کی طرف سے کسانوں کو بروقت ادائیگی کو یقینی بنائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کے حکم کے باوجود کسانوں کو ادائیگی نہیں کی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کسانوں کو شوگر ملز مالکان سے فوری ادائیگی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع سرگودھا کی شوگر ملوں نے گنے کے کاشتکاروں سے مبلغ -/5,48,15,04,718 روپے مالیت کا گنا خریدا اور اب تک -/5,16,73,05,608 روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے اور مبلغ -/31,41,99,110 روپے واجب الادا ہیں جو کہ کل مالیت کا 86.78 فیصد بنتی ہے۔ مل وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ضلع سرگودھا میں واقع شوگر ملوں کے نام	قیمت گنا (روپے)	ادائیگی قیمت گنا (روپے)	بقایاجات (روپے)	ادائیگی (فیصد)
عبداللہ-II	1,38,72,14,481	1,21,81,29,843/-	16,90,84,638/-	87.81
چشتیہ	16,73,45,582/-	10,58,62,815/-	6,14,82,767/-	63.26
نون	2,13,34,61,869/-	2,049,83,0164/-	8,36,31,705/-	96.08
پاپولر	1,79,34,82,786/-	1,79,34,82,786/-	-	100
ٹوٹل	5,48,15,04,718/-	5,16,73,05,608/-	31,41,99,110/-	86.78

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک پنجاب نے ڈویژنل کمشنر اور ڈی سی او / ایڈیشنل کین کمشنر ضلع سرگودھا کی شوگر ملوں سے 100 فیصد ادائیگی کروانے کے لئے ہدایات جاری کی ہیں اور وہ اس میں مصروف عمل ہیں۔ مزید برآں کین کمشنر پنجاب نے بھی ضلع سرگودھا کی شوگر ملوں کو اظہار وجوہ کے نوٹس جاری کئے ہیں اور ان کو شنوائی کا موقع دینے کے بعد قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی تاکہ ادائیگی کو بروقت یقینی بنایا جا سکے۔

(ج) ضلع سرگودھا میں واقع چار شوگر ملوں میں سے پاپولر شوگر مل نے کاشتکاروں کو 100 فیصد ادائیگی کر دی ہے۔ باقی ماندہ تین نادہندہ شوگر ملوں کو کین کمشنر پنجاب کی جانب سے

شوکاز نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔نوٹس کی کاپیاں (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر سرگودھا نے چشتیہ شوگر مل کے خلاف مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

1) مل مالک/انتظامیہ کے خلاف ایف آئی آرز رجسٹرڈ کروائی گئی ہیں۔ایف آئی آر کی کاپیاں (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
2) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر سرگودھا نے مل مالکان و انتظامیہ کے کمرشل بنک اکاؤنٹس منجمند کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں۔

ساہیوال: فلور ملز سے متعلقہ تفصیلات

*4308: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں قائم فلور ملز اور ان کے مالکان کے نام بتائیں؟
(ب) ان فلور ملز کو مالی سال13۔2012اور14۔2013کے دوران کتنی گندم فراہم کی گئی ہے؟
(ج) اس وقت کون کون سی فلور ملز کب سے بند پڑی ہیں؟
(د) کس کس فلور مل سے گندم چوری فروخت کرنے کی شکایت وصول ہوئیں،ان کے نام کیا ہیں اور حکومت نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

وزیر خوراک(جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع ساہیوال میں چودہ فلور ملز قائم ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فلور ملز	نام مالک
1	ماڈرن فلور ملز ساہیوال	میاں محمد جاوید
2	مہتاب فلور ملز ساہیوال	میاں محسن عباس
3	بابا فلور ملز ساہیوال	ملک محمد شاہد
4	بابا محمد حسین فلور ملز ساہیوال	حاجی محمد سجاد
5	الحمد فلور ملز	نعیم احمد
6	ساہیوال فلور ملز ساہیوال	چودھری افتخار احمد
7	نوریکا فلور ملز ساہیوال	محمد مشتاق
8	لالہ زار فلور ملز ساہیوال	میاں محمد اشفاق
9	افضل فلور ملز ساہیوال	رانا خالد محمود
10	ظہور فلور ملز ساہیوال	محمد سلیم خان
11	چودھری فلور ملز چیچہ وطنی	حاجی محمد ایوب
12	رمضان فلور ملز چیچہ وطنی	شیخ لیاقت

13	نیو کیپٹل فلور ملز چیچہ وطنی	منیر احمد
14	عادل فلور ملز چیچہ وطنی	میاں نثار

(ب) ضلع ساہیوال میں واقع فلور ملز کو سال 13-2012 اور 14-2013 میں جاری کردہ گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فلور ملز	جاری کردہ گندم سکیم 13-2012 (م۔ٹن)	جاری کردہ گندم سکیم 14-2013 (م۔ٹن)
1	بابا محمد حسین	1364.400	5882.000
2	بابا فرید	1369.600	5598.000
3	منٹگمری ماڈرن	958.800	3994.900
4	ساہیوال	1063.300	4144.000
5	رمضان	618.800	4655.700
6	عادل	912.000	3676.000
7	نوریکا	697.100	3806.650
8	نیو کیپٹل	926.400	3307.000
9	مہتاب	952.800	4040.600
10	افضل	1309.200	5906.800
11	چودھری	1014.400	4585.400
12	لالہ زار	902.400	3880.700
13	ظہور	868.800	2760.700
14	الحمد	384.000	4039.000
	میزان	13342.000	60277.450

(ج) ضلع ساہیوال میں کوئی فلور ملز بھی بند نہ ہے۔ تمام فلور ملز چالو حالت میں ہیں۔

(د) کسی بھی فلور ملز سے گندم چوری کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے اس سلسلہ میں کسی کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

ضلع راجن پور، محکمہ خوراک کی گاڑیوں، پٹرول اور دیگر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*4466: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ خوراک کی کل کتنی گاڑیاں ہیں یہ کون کون سے افسران کے زیر استعمال ہیں، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مالی سال 14۔2013 میں گاڑیوں کی R&M کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) محکمہ خوراک ضلع راجن پور کے پاس ایک عدد گاڑی گورنمنٹ جیپ پوٹھوہار ماڈل 1998 نمبری RP-7400 موجود ہے جو کہ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر راجن پور کے زیر استعمال ہے اور اس گاڑی کے علاوہ مزید کوئی محکمہ خوراک ضلع راجن پور میں نہ ہے۔

(ب) مالی سال 14-2013 میں گورنمنٹ جیپ کے لئے M&R کی مد میں کل فنڈز مالیت مبلغ 25500/- روپے جاری ہوئے جن کے عوض متذکرہ مالی سال میں کل اخراجات مبلغ 24867/- روپے ہوئے ہیں۔

گندم کی خریداری میں ہر سال گھپلے ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*4478: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا درست ہے کہ محکمہ ڈائریکٹ کسانوں سے گندم خریدنے کی بجائے مڈل مین کو زیادہ اہمیت دیتا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سال گندم خریداری کے سلسلے میں شفاف خریداری لانے کے لئے کوئی مؤثر اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ گندم خریداری کا بنیادی مقصد کاشتکاران کو ان کی محنت کا معقول معاوضہ دلوانا اور علاقہ میں فوڈ سکیورٹی کے تحت گندم سٹاک کرنا ہے تاکہ عام صارفین کو آٹا حکومت کے مقررہ نرخ پر وافر مقدار میں دستیاب ہو محکمہ مڈل مین سے گندم ہرگز خرید نہ کرتا ہے جبکہ کاشتکاران کو باردانہ جاری کرنے کے لئے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کاشتکاران گندم پر مشتمل گرداوری لسٹ جاری ہوتی ہے جسے متعلقہ خریداری مراکز پر آویزاں کیا جاتا ہے، لسٹ میں درج کاشتکاران کو حکومت کی منظور شدہ پالیسی کے مطابق جاری کیا جاتا ہے اور اجراء باردانہ کا عمل ڈی سی او صاحبان کے مقرر کردہ سنٹر کوآرڈینیٹرز / گزیٹڈ آفیسران کی نگرانی میں مکمل کیا جاتا ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ خوراک پنجاب کو سال15-2014 کے لئے گندم خریداری ہدف35لاکھ میٹرک ٹن دیا گیا، گندم خریداری پالیسی وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد جاری ہوئی تھی۔ہر سنٹر پر ڈی سی او صاحبان نے کوآرڈینیٹر متعین کئے تھے۔جس کی نگرانی میں اجراء باردانہ و خریداری گندم کا کام پایہ تکمیل تک پہنچا۔کاشتکاران کو باردانہ جاری کرنے کے لئے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کاشتکاران گندم پر مشتمل گرداوری لسٹ جاری کی گئی جسے متعلقہ خریداری مرکز پر آویزاں کیا گیا۔دوران گندم خریداری کاشتکاران کی شکایت کا ازالہ کرنے بشمول اجراء باردانہ کا جائزہ لینے کے لئے، حکومت کی منظوری سے ڈی سی او صاحبان اپنے ضلع میں تین کمیٹیاں تشکیل دیں جو کہ ضلع، تحصیل اور مرکز خریداری گندم کی سطح پر قائم کی گئی تھیں، جن میں کاشتکاران کے نمائندے بھی شامل تھے۔

مذکورہ بالا کمیٹی کے علاوہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے وزراء سپیشل اسسٹنٹ اور سیکرٹری کی سطح پر بھی معائنہ ٹیمیں تشکیل دی گئیں جو وقتاً فوقتاً گندم خریداری مراکز کا دورہ کرتی رہیں اور جاری کردہ خریداری پالیسی پر عملدرآمد کو چیک کرتی رہیں نیز کاشتکاران کی شکایت کا موقع پر ازالہ بھی کیا گیا۔اس کے علاوہ کاشتکاران بھائیوں کی شکایات کے فوری ازالے کے لئے محکمہ کے قائم کردہ ٹال فری نمبروں کے علاوہ وزیر اعلیٰ کی ذمہ دار شہری ہیلپ لائن 0800-02345 قائم کی گئی جہاں پر کاشتکاران بھائی براہ راست اپنی شکایات درج کرواسکتے تھے۔مزید برآں کاشتکار بھائیوں سے بھی وزیر اعلیٰ کے قائم کردہ سٹیزن فیڈ بیک ماڈل کے ذریعہ راہنمائی حاصل کی جاتی رہی تاکہ محکمانہ پالیسی پر من وعن عمل کو یقینی بنایا جائے۔سابقہ سالوں میں کاشتکاران کو فی ایکڑ آٹھ بوری جیوٹ یا سولہ پی پی تھیلا جاری کیا جاتا تھا اور ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ 200 بوری جیوٹ یا 400 پی پی تھیلا جاری کیا جاتا تھا اور ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ 200 بوری جیوٹ یا 400 پی پی تھیلا جاری کیا جاتا تھا لیکن سال 15-2014 میں کاشتکاران کی سہولت کے پیش نظر فی ایکڑ آٹھ بوری سے بڑھا کر بارہ بوری جیوٹ یا 24 پی پی تھیلا جاری کیا گیا اور ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ 500 بوری جیوٹ یا 1000 پی پی تھیلا گندم خرید کی گئی۔حکومت کی کسان دوست گندم خریداری پالیسی کی وجہ سے الحمد للہ اس سال محکمہ خوراک نے دیا گیا گندم خریداری ہدف پورا کیا اور 37,43,340 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی۔

ضلع لیّہ: محکمہ خوراک کو فراہم کردہ رقم میں خُورد بُرد کی تفصیلات

*4551: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 11-2010 سے 13-2012 تک محکمہ خوراک ضلع لیّہ کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم سے گندم خریدی گئی اور کتنی رقم افسران و ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ کی گئی؟

(ج) کتنی رقم کا ان سالوں کے دوران خُورد بُرد اور کرپشن کا انکشاف ہوا اور اس خُورد بُرد کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی ہوئی، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) محکمہ خوراک لیّہ کو مندرجہ ذیل رقوم برائے تنخواہ و دیگر اخراجات فراہم کی گئی:-

1	سال 2010-11	1,03,12,900/- روپے
2	سال 2011-12	1,10,46,000/- روپے
3	سال 2012-13	1,0898,350/- روپے

(ب) وضاحت کی جاتی ہے کہ حکومت پنجاب گندم کی خریداری کے لئے فنڈز مہیا نہ کرتی ہے۔ محکمہ خوراک بنکوں سے قرض لے کر گندم خرید کرتا ہے اور ضلع لیّہ میں گندم کی خریداری پر خرچ ہونے والی رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے:

مد	سال 2010-11	سال 2011-12	سال 2012-13
گندم کی خریداری	2,069,877,937/- روپے	1889496912/- روپے	1712141754/- روپے
آفیسران و ملازمین کی تنخواہیں	4109971/- روپے	7144717/- روپے	6733724/- روپے
ٹی اے / ڈی اے	41364/- روپے	48199/- روپے	36188/- روپے

(ج) مندرجہ بالا تین سکیموں میں کسی قسم کا کوئی محکمانہ نقصان نہ ہوا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی خُورد بُرد ہوئی ہے۔

ضلع راجن پور میں گندم سٹور کرنے کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

*4558: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں گندم سٹور کرنے کے لئے کتنے گودام کس کس جگہ واقع ہیں اور ان سٹورز میں کتنی گندم سٹور کرنے کی گنجائش ہے؟

(ب) ضلع ہذا میں سال 2014 میں حکومت نے گندم خریداری کا ہدف کتنا رکھا ہے؟

(ج) ضلع میں سال 2008 سے اب تک کتنے گودام سیلاب کی نذر ہو گئے اگر سیلاب سے بچاؤ کے لئے حکومت نے کوئی انتظامات کئے ہیں تو ایوان کو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع راجن پور میں حکومت پنجاب کے محکمہ خوراک کے گندم سٹور کرنے کے لئے کل چھ عدد ہاؤس ٹائپ گودام موجود ہیں جو کہ مندرجہ ذیل مقام پر واقع ہیں اور ان کی سٹوریج گنجائش بھی حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام مقام / شہر	تعداد ہاؤس ٹائپ گودام	گنجائش ذخیرہ (میٹرک ٹن)
1	راجن پور	4عدد	4200
2	جام پور	1عدد	1000
3	فاضل پور	1عدد	1000

(ب) ضلع راجن پور میں سال 2014 کا حکومت پنجاب نے خریداری گندم کا ہدف 148200 میٹرک ٹن مقرر کیا تھا۔

(ج) ضلع راجن پور میں سال 2008 تا حال کوئی بھی سرکاری گودام سیلاب کی نذر نہیں ہوا۔ البتہ ضلع ہذا کے عارضی مراکز خریداری گندم کوٹ مٹھن اور کوٹلہ مغلاں پر ذخیرہ کردہ گندم سال 2010 میں اور عارضی مرکز مٹ واہ پر ذخیرہ کردہ گندم سال 2012 میں سیلاب سے متاثر ہوئی۔ تمام عارضی مراکز کے اردگرد سیلاب سے بچاؤ کے لئے مٹی کے تقریباً چھ فٹ اونچے اور چار فٹ چوڑے حفاظتی بند بنائے گئے ہیں۔

ضلع وہاڑی میں گندم کے مراکز سے متعلقہ تفصیلات

*4850: میاں عرفان دولتانہ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں گندم کی خرید کے مراکز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) سال 2012 اور 2013 کے دوران ان مراکز پر کتنی گندم خرید کی گئی؟

(ج) ان مراکز پر کسانوں سے کس ریٹ پر گندم خریدی گئی اور رقم کی ادائیگی کس طرح اور کتنے عرصے میں کی گئی؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع وہاڑی میں گندم کی خرید کے مراکز درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	نام سنٹرز	نمبر شمار	نام سنٹرز
1	پی آر سنٹر وہاڑی	7	میاں پکھی
2	بی شیلز وہاڑی	8	اڈا غلام حسین
3	ماچھیانوالہ	9	65/WB
4	لڈن	10	پپلی
5	کچی پکی	11	مصطفیٰ آباد
6	پل48	12	481/EB

(ب) ان مراکز ہائے پر دوران سال 13-2012 اور سال 14-2013 میں خرید کی گئی گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سنٹرز	خرید گندم سال 13-2012 (میٹرک ٹن)	خرید گندم سال 14-2013 (میٹرک ٹن)
1	پی آر سنٹر وہاڑی	10293.200	14000.00
2	بی شیلز وہاڑی	15746.500	20082.700
3	ماچھیانوالہ	11456.200	13500.000
4	لڈن	10918.600	15200.000
5	کچی پکی	7836.500	12778.200
6	پل48	5790.700	10020.000
7	میاں پکھی	6129.000	7891.320
8	اڈا غلام حسین	9379.300	9491.014
9	65/WB	5241.500	9000.000
10	پپلی	8778.900	15090.800
11	مصطفیٰ آباد	8455.500	13742.300
12	481/EB	4969.300	8374.039
	میزان	104995.200 (میٹرک ٹن)	149170.373 (میٹرک ٹن)

(ج) کاشتکاران / زمینداران ہائے کو ادائیگی دوران سال 13-2012 اور سال 14-2013 میں بالترتیب مبلغ -/1050 روپے اور -/1200 روپے فی چالیس کلو گرام اور ڈیلوری چارجز کی مد میں 7.50 روپے 100 فی کلو گرام اضافی ادائیگی بذریعہ بنک اکاؤنٹ کی جاتی رہی ہے۔ تاہم محکمہ خوراک حکومت پنجاب کی جانب سے چھوٹے زمینداران کی سہولت کے لئے پچاس بوری گندم کی نقد ادائیگی بذریعہ بنک کی جاتی رہی ہے۔

مضر صحت آئل کی فروخت اور تباہی سے متعلقہ تفصیلات

*5011: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں گوشت کی دکانوں پر گوشت کی فروخت کے ساتھ اس کی آلائشوں کی فروخت بھی ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مرغی کی چربی اور انتڑیوں سے آئل اور گھی تیار کیا جاتا ہے نیز مرغی کے پروں اور آلائشوں سے اس کی خوراک تیار کی جاتی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس مضر صحت گھی اور آئل کی تیاری کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

(د) اگر حکومت کوئی کارروائی عمل میں نہیں لاتی تو کیا اس کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف صوبہ پنجاب تک محدود ہے تاہم پھر بھی ادارہ ہذا کی جانب سے احتیاط برتتے ہوئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تمام ٹیمز ضلع لاہور میں لوگوں تک تازہ اور حلال جانوروں کے گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیمپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ضائع کر دیا جاتا ہے۔ وفاقی حکومت کے طے شدہ قوانین کے مطابق پاکستان میں بیرون ملک سے گوشت کی درآمد اور برآمد کی ذمہ داری Ministry of Food Security & Research کی ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمز لاہور کے تمام ٹاؤنز میں، ناقص، غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ خوراک کی روک تھام کے لئے بلا امتیاز کارروائی کر رہی ہیں اور اس سلسلے میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جا رہی ہے۔ لاہور میں مختلف مقامات جہاں مردہ جانوروں کی ہڈیاں اور دیگر باقیات کو پگھلا کر صابن وغیرہ بنائے جا رہے ہیں۔ وہاں قانونی طور پر کارروائی کرنا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ مزید برآں Punjab Animal Slaughter Control Act,1963 کے تحت گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ

لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔مزید برآں مذبح خانے متعلقہ ضلعی انتظامیہ کے تحت کام کر رہے ہیں۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں اب تک متعدد آئل بنانے والی دکانوں کو چیک کر چکی ہے جس میں سے بہت سے دکانوں کو مضر صحت آئل استعمال کرنے پر سر بمہر کیا جا چکا ہے۔ مزید برآں فوڈ اتھارٹی ان عناصر کے خلاف کارروائی عمل میں لائے ہوئے ہے۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی لاہور میں حفضان صحت کے اصولوں کے تحت تیار کی گئی خوراک کی لوگوں تک فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے اپنے فرائض بہ خوبی سرانجام دے رہی ہے اور ایسے افراد کے خلاف کارروائی جاری ہے جو شہر میں مضر صحت اشیاء خورد و نوش فروخت کر رہے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

فیکٹریوں میں بوائلر کی انسپکشن کے لئے سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

65: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع میانوالی میں محکمہ انڈسٹریز کے پاس پورے ضلع کے لئے فیکٹریوں کی چیکنگ اور کارروائی کے لئے کتنے انسپکٹر موجود ہیں کیا حکومت انسپکٹرز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

ضلع میانوالی میں بوائلرز کی چیکنگ اور کارروائی کے لئے ایک بوائلر انسپکٹر موجود ہے جو کہ ان بوائلرز کی چیکنگ کے لئے کافی ہے اس لئے حکومت بوائلر انسپکٹرز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

عوام کی شکایات کے اندراج کے لئے ہیلپ لائن بنانے سے متعلقہ تفصیلات

340: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا ملاوٹ شدہ خوراک سے متعلق عوام کی شکایات کے اندراج کے لئے محکمہ خوراک کوئی Help line دینے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ب) ضلع سیالکوٹ میں ملاوٹ شدہ خوراک کی شکایات کے اندراج کے لئے کتنے Complaint Cells ہیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں لوگوں تک تازہ اور صاف اشیاء خورد و نوش کی فراہمی کو یقینی بنانے میں اپنا مؤثر کردار ادا کر رہی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ضلع لاہور میں اپنے کام کو مؤثر بنانے کے لئے لوگوں کی شکایات کی موصولی کے لئے complaint cell کا علیحدہ سیکشن بنایا ہوا ہے جہاں لوگ بآسانی خط و کتابت، ٹیلیفون اور face book کے ذریعے سے اپنی شکایات کا اندراج کرواتے ہیں اور ان شکایات پر سات دنوں کے اندر چیک کر کے قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمز لاہور کے تمام ٹاؤنز میں ناقص، غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ خوراک کی روک تھام کے لئے بلا امتیاز کارروائی کر رہی ہیں اور بڑی کامیابی سے لاہور میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف مہم جاری ہے اور اس سلسلے میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جا رہی ہے۔ ضلع سیالکوٹ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے دائرہ کار سے باہر ہے کیونکہ سیالکوٹ کو ابھی تک قانونی طور پر notify نہیں کیا گیا اس لئے وہاں کی ذمہ داری سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ہے۔

ضلع میانوالی میں ووکیشنل ٹریننگ سنٹر میں دی جانے والی تربیت سے متعلقہ تفصیلات

138: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع میانوالی میں کل کتنے ووکیشنل ٹریننگ سنٹر ہیں؟

(ب) یہ سنٹر کہاں کہاں قائم ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان میں کون کون سے کورسز کی تربیت دی جاتی ہے؟

(د) اس وقت ان اداروں میں مختلف کورسز میں کتنے کتنے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف)

* ضلع میانوالی میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام چلنے والے گورنمنٹ بوائز ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز کی تعداد 9 ہے۔

(ب) ضلع میانوالی میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام چلنے والے گورنمنٹ بوائز ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

تحصیل میانوالی میں دو گورنمنٹ گرلز ووکیشنل ٹریننگ سنٹر اور ایک گورنمنٹ بوائز ووکیشنل ٹریننگ سنٹر موجود ہے۔

تحصیل پپلاں میں ایک گورنمنٹ گرلز ووکیشنل ٹریننگ سنٹر اور دو گورنمنٹ بوائز ووکیشنل ٹریننگ سنٹر موجود ہیں۔

تحصیل عیسیٰ خیل میں دو گورنمنٹ گرلز ووکیشنل ٹریننگ سنٹر اور ایک گورنمنٹ بوائز ووکیشنل ٹریننگ سنٹر موجود ہے۔

(ج) دو سالہ کورسز: الیکٹریشن، مشینسٹ، آٹو مکینک، الیکٹرونکس ایپلیکیشن، ڈرافٹس مین سول، ریفریجریشن اینڈ ائیر کنڈیشنز ریپئر، میٹرک ووکیشنل:

1۔سالہ کورسز: الیکٹریشن، ویلڈر، پلمبر، آٹو اینڈ فارم مشینری، کمپیوٹر آپریٹر، بیوٹیشن، ڈریس میکنگ، ڈپلومہ انفارمیشن ٹیکنالوجی، ڈپلومہ آف ووکیشنل ٹیچر ڈویلپمنٹ۔

6ماہ کے کورسز: بیوٹیشن، سرٹیفکیٹ ان کمپیوٹر ایپلیکیشن، ٹیلرنگ، مشین ایمبرائیڈری۔

3ماہ کے کورسز: بیوٹیشن، سرٹیفکیٹ ان کمپیوٹر ایپلیکیشن، ٹیلرنگ، ہینڈ ایمبرائیڈری۔

(د) ٹیوٹا کے اداروں میں مختلف کورسز میں ابھی داخلے جاری ہیں تاہم تاحال ٹریننگ حاصل کرنے والے طالبعلموں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

دو سالہ کورسز: الیکٹریشن(42)، مشینسٹ(23)، آٹو مکینک(17)، الیکٹرونکس ایپلیکیشن(04)، ڈرافٹس مین سول(42)، ریفریجریشن اینڈ ائیرکنڈیشنز ریپئر(03)، میٹرک ووکیشنل(14)

1سالہ کورسز: الیکٹریشن(42)، ویلڈر(57)، پلمبر(26)، آٹو اینڈ فارم مشینری(12)، کمپیوٹر آپریٹر(11)، بیوٹیشن(36)، ڈریس میکنگ(43)، ڈپلومہ انفارمیشن ٹیکنالوجی (10)، ڈپلومہ آف ووکیشنل ٹیچر ڈویلپمنٹ(26)

6ماہ کے کورسز: بیوٹیشن(17)، سرٹیفکیٹ ان کمپیوٹر ایپلیکیشن(15)،ٹیلرنگ(35)، مشین ایمبرائیڈری(15)

3ماہ کے کورسز: بیوٹیشن(20)، سرٹیفکیٹ ان کمپیوٹر ایپلیکیشن(25)،ٹیلرنگ(07)، ہینڈایمبرائیڈری(15)

فیصل آباد میں شوگر سیس کی مد میں رقم سے متعلقہ تفصیلات

358:میاں طاہر:کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں اس وقت کتنی رقم شوگر سیس کی مد میں کس کے اکاؤنٹ میں پڑی ہوئی ہے؟

(ب) کیاحکومت اس رقم کو اس ضلع کی ایسی سڑکیں جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ان کی مرمت یا از سر نو تعمیر پر خرچ کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع فیصل آباد میں اس وقت شوگر سیس کی مد میں مبلغ -/10,51,85,101روپے ڈی سی او فیصل آباد کے پی ایل اے اکاؤنٹ میں پڑے ہوئے ہیں۔

(ب) ضلعی حکومت اس رقم سے شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کی ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت کرتی ہے جن کی سفارش ڈسٹرکٹ شوگر کین سیس کمیٹی کرتی ہے اور ڈویژنل شوگر سیس کمیٹی جن کی منظوری دیتی ہے۔ نیز مورخہ 10-12-2014 کو ڈسٹرکٹ شوگر کین سیس کمیٹی نے سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی سفارش کی ہے اور کچھ سڑکوں کی verification درکار ہے جو کہ زیر عمل ہے۔

ضلع میانوالی میں ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

139:ڈاکٹر صلاح الدین خان:کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع میانوالی کے ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز میں کتنی اسامیاں خالی ہیں، ان کو کب تک پر کرنے کاارادہ ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

ضلع میانوالی کے ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز میں تدریسی عملہ کی 27 اور غیر تدریسی عملہ کی 23 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت ان خالی اسامیوں کو بہت جلد پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں ضلع میانوالی کی سکیل نمبر 14، 16 اور سکیل 17 کے تدریسی عملہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کی سمری کی منظوری ہو چکی ہے اور ان خالی اسامیوں پر بھرتی کا کام اگلے چند ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

فیصل آباد میں شوگر ملز سے متعلقہ تفصیلات

359: میاں طاہر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنی شوگر ملز ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان ملوں نے پچھلے دو سالوں کے دوران کتنا گنا خرید کیا ہے۔ تفصیل مل وار بتائیں؟

(ج) ان ملوں کے ذمہ دو سالوں کے کتنے بقایاجات کسانوں کے ہیں، تفصیل مل وار بتائیں؟

(د) کیا حکومت ان ملوں کے ذمہ کسانوں کی رقم دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع فیصل آباد میں پانچ شوگر ملیں واقع ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	شوگر مل	پتا
1	چنار	چک نمبر 407 گ ب، تاندلیانوالہ
2	ہمزہ-I	66/RB، چک جھمرہ، شاہ کوٹ روڈ، سراج آباد
3	حسین	جڑانوالہ
4	رسول نواز (سابقہ شمیم)	مل 15 کلومیٹر، گوجرہ سمندری روڈ
5	تاندلیانوالہ-I	542-GB، کنجوانی

(ب) ان شوگر ملوں نے مجموعی طور پر سال 13-2012 میں 23,37,740 میٹرک ٹن اور سال 14-2013 میں 24,07,821 میٹرک ٹن گنا خرید کیا۔ مل وار تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	شوگر مل	2012-13	2013-14
1	چنار	4,56,065	4,75,951
2	ہمزہ-I	5,20,126	5,07,732

3	حسین	5,80,343	4,29,571
4	رسول نواز (سابقہ شمیم)	2,24,926	3,67,157
5	تاندلیانوالہ-I	5,56,280	6,27,410
	ٹوٹل	23,37,740	24,07,821

(ج) ان شوگر ملوں نے گنے کے کاشتکاروں سے مجموعی طور پر سال 13-2012 میں 9,99,80,95,516 روپے اور سال 14-2013 میں 10,48,27,83,782 روپے مالیت کا گنا خرید کیا۔ جس کی 100 فیصد ادائیگی کر دی ہے۔ مل وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد کی تمام شوگر ملوں نے گنے کے کاشتکاروں کو برائے سال 13-2012 اور 14-2013 کی 100 فیصد ادائیگی کر دی ہے۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع میانوالی میں ٹیوٹا (TEVTA) کے تحت چلنے والے ٹریننگ سنٹرز سے متعلقہ تفصیلات

140: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں ٹیوٹا کے تحت چلنے والے ٹریننگ سنٹرز میں کیا طلباء کو ٹرانسپورٹ کی سہولت دی گئی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں ہے تو کہاں کہاں کیا کیا سہولت دی گئی ہے؟

(ج) ہاسٹلز کی سہولت کن کن علاقوں میں دی گئی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع میانوالی میں ٹیوٹا کے تحت 9 ووکیشنل ٹریننگ سنٹر کام کر رہے ہیں ان میں سے آٹھ ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز کے طلباء و طالبات ذاتی گاڑیوں اور نجی ٹرانسپورٹ کے ذریعے سفر کرتے ہیں اور انہیں متعلقہ ٹریننگ سنٹر پر آنے جانے میں کسی تکلیف کا سامنا نہ ہے کیونکہ یہ تمام ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز ضلع میانوالی کے مختلف شہروں کے اندر واقع ہیں۔ تاہم ایک گرلز ووکیشنل سنٹر میں ٹیوٹا اتھارٹی نے ایک (34) سیٹ والی بس فراہم کر دی ہے کیونکہ اس

ووکیشنل ٹریننگ سنٹر کی اپنی ذاتی عمارت، عیسیٰ خیل شہر سے چار کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

(ب) ضلع میانوالی میں گورنمنٹ گرلز ووکیشنل ٹریننگ سنٹر عیسیٰ خیل میں ٹیوٹا اتھارٹی نے ایک (34) سیٹ والی بس فراہم کر دی ہے کیونکہ اس ووکیشنل ٹریننگ سنٹر کی اپنی ذاتی عمارت، عیسیٰ خیل شہر سے چار کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

(ج) ضلع میانوالی میں صرف تحصیل میانوالی کے گورنمنٹ بوائز ووکیشنل ٹریننگ سنٹر میانوالی میں ہاسٹل کی سہولت موجود ہے اور اس میں (100) طالبعلموں کے رہائش پذیر ہونے کی گنجائش موجود ہے جبکہ گورنمنٹ گرلز ووکیشنل ٹریننگ سنٹر آباد میانوالی میں ایک کرائے کے مکان میں بچیوں کو ہاسٹل کی سہولت فراہم کی گئی ہے اور اس میں پندرہ طالبات کے رہائش پذیر ہونے کی سہولت موجود ہے۔

تحصیل فورٹ عباس میں گندم کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

368: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں کتنے گودام کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان گوداموں میں کتنی گندم سٹور ہے اور کتنی گندم کھلے آسمان ترپالوں کے نیچے پڑی ہوئی ہے، اس کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا کھلے آسمان ترپالوں کے نیچے پڑی ہوئی گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے تحصیل فورٹ عباس میں مزید گودام بنانے کا محکمہ کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف)

نمبر شمار	سنٹر	تعداد گودام
1	فورٹ عباس	18
2	لچھی والہ	8
3	چک 268/11 R	4
4	چک 311/H R	4

(ب)

سنٹر	گندم گوداموں کے اندر (ٹن)	گندم اوپن (ٹن)	کل گندم (ٹن)
فورٹ عباس	16279.100	0	16279.100
لچھی والہ	9693.700	6706.300	16400.000
چک268/ H R	6124.800	1763.700	7888.500
چک311/ H R	5197.600	4255.140	9452.740
چک326/H R	0	8666.300	8666.300
دلسر	0	5148.000	5148.000
کل سٹاک فورٹ عباس تحصیل	37295.200	26539.440	63834.640

(ج) گودام بنانے کی ضرورت ہے۔ جونہی کوئی مناسب جگہ ملی تو گودام بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

صوبہ بھر میں انڈسٹریل اسٹیٹ سے متعلقہ تفصیلات

143: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب کے کون کون سے اضلاع ہیں جہاں انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کی گئی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ضلع میانوالی میں انڈسٹریل سٹیٹ قائم کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) پنجاب میں کل28 انڈسٹریل اسٹیٹس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں آٹھ بڑی انڈسٹریل اسٹیٹس، تین سمال انڈسٹریل اسٹیٹس جو کہ حکومتِ پنجاب کے تعاون سے قائم کی گئی ہیں اور سات سمال انڈسٹریل اسٹیٹس سیلف فنانس کی بنیاد پر قائم کی گئی ہیں۔ جس کی تفصیل فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے ایک سروے کیا اور اپنی سفارشات میں اطلاع دی کہ میانوالی میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کے قیام کے لئے زمین دستیاب نہ ہے۔ علاقہ میں انڈسٹریل/ مینوفیکچرنگ کلچر کی عدم موجودگی کو دیکھتے ہوئے پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے رائے دی کہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کا قیام خاص طور "سیلف فنانس کی بنیاد پر" فی الحال مناسب نہ ہوگا۔

(ج) حکومت پنجاب کا ضلع میانوالی میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کرنے کا ارادہ نہ ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کھلے آسمان کے نیچے پڑی گندم سے متعلقہ تفصیلات

392: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 2013 اور 2014 میں خرید کی گئی کتنی گندم گوداموں میں سٹور کی گئی اور کتنی گندم کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہے؟

(ب) کھلے آسمان کے نیچے پڑی کتنی گندم بارشوں کی وجہ سے خراب ہو گئی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا حکومت پنجاب نے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت سٹور بنانے کا جو فیصلہ کیا اس میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ شامل ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 2013 میں کل 101189.300 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی اس میں سے 68008.900 میٹرک ٹن گندم گوداموں میں ذخیرہ کی گئی اور 33180.400 میٹرک ٹن گندم گنجیوں کی شکل میں کھلے آسمان تلے ذخیرہ کی گئی۔ اسی طرح سال 2014 میں 83836.900 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی۔ اس میں سے 57921.300 میٹرک ٹن گندم گوداموں اور 25915.600 میٹرک ٹن گندم گنجیوں کی شکل میں کھلے آسمان تلے ذخیرہ کی گئی۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کھلے آسمان تلے ذخیرہ شدہ گندم میں سے اللہ کے فضل و کرم سے ایک دانہ بھی خراب نہ ہوا ہے۔

(ج) پنجاب پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت تعمیر ہونے والے گوداموں میں ضلع ٹوبہ ٹیگ سنگھ شامل نہ ہے۔

ضلع میانوالی میں محکمہ صنعت سے رجسٹرڈ فیکٹری اور کارخانوں سے متعلقہ تفصیلات

168: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ صنعت سے کون کون سے فیکٹری/کارخانہ و صنعت رجسٹرڈ ہے؟
(ب) ان میں ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟
(ج) ان سے محکمہ ماہانہ کتنی رقم لیتا ہے اور کس کس مد میں وصول کرتا ہے؟
(د) رقم کے بدلے محکمہ ان اداروں کے ورکرز اور لیبرز کو کیا کیا سہولیات فراہم کرتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع میانوالی میں کوئی بھی فیکٹری اور کارخانہ رجسٹرڈ نہ ہے تاہم ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز کے ریکارڈ کے مطابق ضلع میانوالی میں 35 انڈسٹریل یونٹس ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) ان انڈسٹریل یونٹس میں ملازمین کی کل تعداد 2785 ہے۔
(ج) محکمہ صنعت کسی قسم کی کوئی رقم وصول نہیں کرتا۔
(د) محکمہ صنعت کی موجودہ انڈسٹریل پالیسی آزاد ہے نیگیٹو ایریا کے علاوہ کسی بھی جگہ انڈسٹری لگ سکتی ہے سوائے درج ذیل:

* Arms and ammunition
* Security Printing, Currency and Mints
* High Explosives
* Radio Active Substances
* Alcoholic Beverages or liquors
* Sugar Mills

تاہم محکمہ صنعت ورکرز اور لیبرز کو کسی قسم کی سہولت فراہم نہیں کرتا۔

رحیم یار خان: محکمہ خوراک سنٹرز سے متعلقہ تفصیلات

423: میاں محمد اسلام اسلم: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ خوراک کے کتنے اور کہاں کہاں سنٹر قائم ہیں ان میں تعینات مستقل اور عارضی ملازمین کی تعداد عہدہ وار بتائیں؟
(ب) تحصیل لیاقت پور میں محکمہ خوراک کے کتنے ملازمین ہیں ان کی عہدہ، گریڈ وار تفصیل بتائیں؟

(ج) سال 2010 سے اب تک کتنی گندم لیاقت پور سنٹرز نے خریدی نیز یہ گودام کہاں کہاں قائم ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر	عہدہ	گریڈ	تعداد
1	اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر	15	02
2	فوڈ گرین انسپکٹر	12	06
3	فوڈ گرین سپر وائزر	09	04
4	پی آر چوکیدار	01	13
5	بیلدار	01	07
6	عارضی چوکیدار	00	17

(ج) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر	نام سنٹر	2010	2011	2012	2013	2014
1	لیاقت پور	12180.8	13311.6	9686.3	11704.3	12359.0
2	چک 89/A	11989.1	12435.0	9613.9	10441.6	12024.7
3	چانجنی	12766.8	12618.5	9619.9	9781.4	13367.2
4	الہ آباد	9972.5	8230.5	7035.7	9102.7	10632.3
5	حیات لاڑ	10696.2	12700.8	10203.0	11895.5	13882.5
6	ترنڈہ محمد پناہ	10000.0	8774.2	7483.1	8628.0	13306.2
7	ٹھل حمزہ	9982.8	9039.4	6490.4	10654.1	13843.45

ضلع وہاڑی میں سرکاری ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ تفصیلات

235: میاں عرفان دولتانہ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں بوائز اور گرلز کے لئے کتنے ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کالج کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان انسٹیٹیوٹ میں کون کون سے شعبہ جات ہیں؟

(ج) کتنے شعبہ جات کے، کب سے اساتذہ نہ ہیں؟

(د) ان اداروں کی مسنگ فیسلیٹیز کی ادارہ وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع وہاڑی میں کل سات عدد ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ / کالجز کام کر رہے ہیں جن میں تین عدد برائے خواتین اور چار عدد برائے طلباء ہیں تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی فار بوائز بوریوالہ میں واقع ہے۔
2۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین بوریوالہ میں واقع ہے۔
3۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر فار بوائز بوریوالہ میں واقع ہے۔
4۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فار بوائز وہاڑی میں واقع ہے۔
5۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین وہاڑی میں واقع ہے۔
6۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین میلسی میں واقع ہے۔
7۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر فار بوائز میلسی میں واقع ہے۔

(ب) شعبہ جات کی تفصیل ادارہ کے مطابق تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اساتذہ کی تفصیل ادارہ کے مطابق تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مسنگ فیسلیٹیز ادارہ کے مطابق تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: گورنمنٹ ٹریننگ سنٹر سمندری سے متعلقہ تفصیلات

329: راؤ کاشف رحیم خان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سمندری (فیصل آباد) میں کب منظور ہوا۔ اس کا تخمینہ لاگت کتنا ہے اور اس کی مدت تکمیل کیا تھی اور اگر اس کی تعمیر میں تاخیر ہوئی ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے اور ادارہ متذکرہ کی تعمیر میں تاخیر کی وجہ کیا ہے؟

(ب) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سمندری کے سٹاف کی تعداد کی تفصیل بتائیں کیا ادارہ متذکرہ میں نصابی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں، اگر شروع نہیں ہوئیں تو اس کی وجہ بتائیں اور نصابی سرگرمیوں کے آغاز کے بارے میں بھی آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سمندری ضلع فیصل آباد کے قیام کا ابتدائی منصوبہ 3۔ دسمبر 2009 کو منظور ہوا اور منصوبہ کی تکمیل ستمبر 2011 میں ہونی تھی مگر ترقیاتی فنڈز کی عدم دستیابی / کمی کی وجہ سے منصوبہ پر کام شروع نہ ہو سکا۔ ترقیاتی فنڈز کی دستیابی پر

مذکورہ منصوبہ کی دوبارہ منظوری 8۔نومبر2012 کو ہوئی۔ جس کا تخمینہ لاگت 105.267 ملین اور تکمیل جون2014 میں ہونی تھی۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ فیصل آباد نے تعمیر کی تکمیل کے بعد ادارہ ہذا کی عمارت 10۔ ستمبر2014 کو ٹیوٹا کے سپرد کی۔ ادارے کی تعمیر میں تاخیر کی وجہ ترقیاتی فنڈز کی عدم دستیابی / کمی تھی۔

(ب) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سمندری ضلع فیصل آباد کے سٹاف کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	سٹاف کی تعداد
1	پرنسپل	01
2	چیف انسٹرکٹر	02
3	لیکچرار	03
4	سینئر انسٹرکٹرز	09
5	اکاؤنٹس / ایڈمن آفیسر	01
6	سٹوڈنٹس افیئرز آفیسر	01
7	انسٹرکٹر	14
8	لائبریری اسسٹنٹ	01
9	آفس کلرک	01
10	انوینٹری کلرک	01
11	ٹیوب ویل آپریٹر / الیکٹریشن	01

ادارہ ہذا میں نصابی سرگرمیاں تعلیمی سال 15-2014 کے آغاز پر درج ذیل کورسز کے اجراء سے شروع ہو چکی ہیں۔

نمبر شمار	نام کورس	مدت	طلباء کی تعداد
1	آٹو کیڈ	3ماہ	33
2	سرٹیفکیٹ ان کمپیوٹر ایپلیکیشنز (CCA)	3ماہ	32

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ، انڈسٹری کے افسران ذرا تشریف رکھیں چونکہ میرا ایک نہایت اہم سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک محمد ارشد صاحب کے دو سوال نمبر 4898 اور 4959 تھے وہ pending کرنے کے لئے request کر کے گئے تھے لہذا یہ دونوں سوال pending کر دیئے جائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ کیا گڑ بڑ ڈال دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی گڑ بڑ نہیں ڈالی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! توجہ فرمائیں!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، توجہ ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے سوال نمبر 2557 سے متعلق اس معزز ایوان کے سامنے ایک ریکارڈ کی درستی کے لئے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کسی بھی مل اور فیکٹری کی functioning واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کے ساتھ مشروط ہوتی ہے۔ کوئی بھی مل اور فیکٹری functional نہیں ہو سکتی جب تک واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ وہاں پر نہ لگ جائے، environment کا معاملہ تو بعد میں آتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ ایک کام کریں۔ میں منسٹر صاحب سے کہہ دیتا ہوں کہ وہ اس کے بعد آپ کے ساتھ بیٹھ کر اس حوالے سے میٹنگ کریں گے۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق ملک محمد نواز صاحب کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک استحقاق pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک محترمہ ثوبیہ انور ستی صاحبہ کی ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: مولانا صاحب! ابھی تشریف رکھیں۔ تحریک استحقاق کے بعد آپ کو ٹائم دوں گا۔ جی، محترمہ!

ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ راولپنڈی کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ

محترمہ ثوبیہ انور ستی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے اپنے علاقے کی ترقی کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ کی واٹر سپلائی سکیم کا چیف

منسٹر ڈائریکٹو کروایا جس کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ راولپنڈی نے ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ راولپنڈی کو اس کی ایڈمنسٹریٹر approval کے لئے تحریر کیا۔کافی دن گزر جانے کے بعد جب ایڈمنسٹریٹر approval جاری نہ ہوئی تو میں ہمراہ محمد بلال اور فیصل اخلاق ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ راولپنڈی کو ملی اور ایڈمنسٹریٹر approval کے حوالے سے گزارش کی جس پر محترمہ قرۃالعین فاطمہ نے مجھے کہا کہ خواتین ممبران کے کہنے پر ترقیاتی کام نہیں کئے جاتے۔ میں نے کہا کہ آپ جو فرمارہی ہیں یہ تحریری طور پر دے دیں تو ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ راولپنڈی نے کہا کہ آپ تو کیا پوری اسمبلی بھی مجھ سے تحریری طور پر کچھ نہیں مانگ سکتی۔آپ خواتین ممبران تو صرف اسمبلی میں شو پیس ہیں۔ان الفاظ کی ادائیگی پر میں ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ کے دفتر سے نکل کر ڈی سی او صاحب کے دفتر گئی مگر وہ دفتر میں نہ تھے۔ کئی ہفتے گزر جانے کے بعد ڈی سی او صاحب ملے اور سارا واقعہ سننے کے بعد انہوں نے کہا کوئی بات نہیں میں ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ راولپنڈی کو سمجھا دوں گا آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ راولپنڈی کے الفاظ سے میری ہی نہیں بلکہ اس ایوان کے ہر ممبر کی تضحیک ہوئی ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک استحقاق کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک استحقاق مجلس استحقاقات کے سپرد کی جاتی ہے اور دو مہینے میں اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔ جی، مولانا صاحب!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں معزز ممبران پنجاب اسمبلی کے مشاہرہ کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں ان کو جو اعزازیہ ملتا ہے وہ تقریباً -/45,000 روپے ہے ٹیکس وغیرہ کی کٹوتی کر کے -/42,200 روپے باقی رہ جاتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ تنخواہ پی ٹی سی ٹیچر کی تنخواہ کے برابر بھی نہیں ہے۔ ہم یہاں اجلاس کے لئے آتے ہیں ہر ایک کو رہائش مہیا نہیں ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ اگر ہم رہائش ہوٹلوں میں لیں یا کھانے کا بندوبست کریں تو کیا ہم -/42,200 روپے سے گزر اوقات کر سکتے ہیں؟ یہ جو پرانا مشاہرہ چل رہا ہے کیا یہ ان ممبران اسمبلی کے ساتھ مذاق نہیں ہے ؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید ہم حاتم طائی کے خزانے پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن جس طرح سے ہم گزر بسر کر رہے ہیں یہ ہم جانتے ہیں۔ کیا دیگر صوبوں کے برابر پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران کا مشاہرہ نہیں کیا جا سکتا؟ میں اپیل کرتا ہوں کہ یہاں پر پہلے جو قرارداد پیش کی گئی تھی اس پر عمل کروایا جائے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں عاملین کا باقاعدہ طور پر مشاہرہ بہت زیادہ ہوا کرتا تھا تاکہ وہ کسی حرام کام کی طرف نہ دیکھیں اور ہمارے ساتھ یہ سلوک ہے کہ ہم اپنا گزر بسر بلکہ ہم اپنی ٹرانسپورٹ بھی اس مشاہرے سے استعمال نہیں کر سکتے لہذا یہ اپیل ہے کہ ان ممبران اسمبلی کے ساتھ انصاف کیا جائے اور موقع محل کے مطابق ان کا مشاہرہ مقرر کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مولانا صاحب! بالکل میں نے آپ کی بات note کر لی ہے۔ اس پر فتیانہ صاحب کی تحریک استحقاق بھی آئی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ بیٹھ کر اس کا کوئی حل نکالتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے آپ آپس میں فیصلہ کر لیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں پہلے سے کھڑی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! کل نیو دہلی میں دل ہلا دینے والا واقعہ ہوا ہے۔ میں اس کی مذمت کے لئے کھڑی ہوئی ہوں۔ کل انتہا پسند ہندوؤں نے مسیحی برادری کے سکول پر حملہ کیا، وہاں ہیڈ مسٹریس صاحبہ نے بڑی مشکل سے جان بچائی، بچوں کی جان بچا کر انہیں بھگایا گیا۔ ہندوستان جو بڑا سیکولر ملک ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں دو منٹ چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

رجوعہ چنیوٹ میں زیرِ زمین نکلنے والی قیمتی معدنیات پر اظہار خیال

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہاں پر ایوان میں کل اور آج بھی رجوعہ چنیوٹ کے متعلق بات ہوئی۔ کل اپوزیشن سے ہمارے فاضل ممبر نے کہا کہ ہمیں اس کی مبارکباد پاکستان کی تمام لیڈرشپ کو دینی چاہئے۔ میں اس سے تھوڑا سا اختلاف کروں گا کہ 68 سالوں کے اندر ہماری معدنیات کا جو قیمتی سرمایہ زمین اور پہاڑوں کے اندر پڑا ہے اس کے لئے آج تک کسی حکومت نے بھی not a single government took initiative کہ اس کی exploration خود کرے۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلی بار ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے خود initiative لیا اور حکومت نے اپنے پیسے سے یہاں پر خام لوہے اور کاپر کی exploration شروع کی۔ الحمدللہ ہمیں اب تک کی رپورٹس کے مطابق جو ذخائر ملے ہیں یہ بھی شاید صرف پاکستان کے نہیں بلکہ دنیا کے سب سے بڑے copper reserves یہاں پر پائے جائیں گے۔ میں آپ کو یہ بات وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ ہم ابھی فی الحال صرف 28 سکوئر کلومیٹر کے رقبے پر یہ exploration کر رہے ہیں جس کے اندر 50 bore hole ہونے ہیں internationally اگر دس bore hole میں چار کامیاب ہوں تو وہ آئرن اور سٹیل مل کے لئے اچھا سمجھا جاتا ہے لیکن یہاں پر ہم نے ابھی تک جو دس bore holes complete کئے ہیں الحمدللہ ہمیں ان کا hundred percent strike rate ملا ہے جو بہت ہی unusual ہے۔ میں یہ misconception بھی دور کرنا چاہوں گا کہ وہاں پر جو جیالوجسٹ کام کر رہے ہیں، جو NNC چائنیز کمپنی یہ exploration کر رہی ہے شاید اس چائنیز کمپنی کا اس پراجیکٹ کے اندر کوئی interest ہو گا۔ اس پراجیکٹ کے اندر ان کا قطعاً کوئی interest نہیں ہے۔ حکومت پنجاب نے اپنے پیسے سے international bidding کے ذریعے اس کمپنی کو hire کیا ہے اور وہ کنٹریکٹر کے طور پر وہاں کام کر رہے ہیں اور اس کو سپروائز کرنے کے لئے ہم نے ایک جرمن کنسلٹنٹ ہائر کیا ہے۔ اس کو بھی international bidding کے ذریعے ہم نے فنانشل ٹائمز میں مشتہر کیا۔ تمام دنیا سے مختلف لوگوں نے اس کے اندر bid کیا اور اس میں سے ان کمپنیوں کو چُنا گیا ہے۔ وہ جرمن Resident Supervisor وہاں پر موجود ہے جو کہ اس سارے کام کو overlook کر رہا ہے۔ ہمیں by the end of this year اس کی international standard کی مکمل رپورٹ

مل جائے گی۔ ہم اس کے area of exploration کو وسیع کریں گے، اس کے اندر مزید area include کیا جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بھی زیادہ بہتر نتائج ملیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے اس کی تفصیلات چنیوٹ رجوعہ میں بیان کیں اور وہ انشاء اللہ on the floor of the House آکر بھی اس کا سارا background اور تفصیلات بتائیں گے۔ وہ بتائیں گے کہ سابقہ حکومتوں نے چنیوٹ رجوعہ کے iron ore project کے ساتھ کیا تماشے لگائے اور کتنی مشکل سے ہم نے ہائی کورٹ سے اس کی اجازت لی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے تین سال کی جدوجہد کے بعد یہ کیس جیتا۔ میں incompetence تو نہیں کہوں گا لیکن ہماری بیوروکریسی کو شاید اس کی اتنی سمجھ نہیں تھی تو پھر ہم نے ڈاکٹر ثمر مبارک مند کی خدمات حاصل کیں اور ان سے راہنمائی لی گئی۔ وزیر اعلیٰ نے ان کو پنجاب منرل کمپنی کا چیئرمین بنایا اور پھر ان کی راہنمائی میں ہمارے محکمہ نے یہ شاندار کارنامہ انجام دیا ہے۔ اس سے پہلے تو ہمیں explain کرنا پڑتا تھا کہ محکمہ معدنیات وکان کنی کیا کرتا ہے؟ آج الحمد للہ for the first time مجھے خوشی ہے کہ ہم نے ایسا کام کیا جو کہ پاکستان کی تاریخ میں اس سے پہلے کسی حکومت نے بھی minerals کی exploration کے لئے نہیں کیا۔ آج تک چار سو میٹر سے زیادہ drilling نہیں ہو سکی جبکہ ہم ایک ہزار میٹر تک نیچے گئے ہیں۔ کل ہم نے چائنیز کے ساتھ دوبارہ negotiate کیا اور اب ہم ڈیڑھ کلومیٹر یعنی پندرہ سو میٹر تک drilling کریں گے۔ Oil exploration والے اتنی depth میں جاتے ہیں minerals کے لئے کوئی بھی اتنی depth میں آج تک نہیں گیا۔ یہ پہلی دفعہ ہو گا کہ زمین کی تہہ کے اندر ڈیڑھ کلومیٹر تک جا کر ہم اس کا سروے کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان اور خصوصی طور پر صوبہ پنجاب جن معدنیات سے مالا مال ہے اس کا پورا فائدہ ہم اس قوم وملک کو پہنچائیں گے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں بھی ایک عرض کرنی چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پانچ یا چھ اجلاس پہلے جناب سپیکر، رانا محمد اقبال چیئر کر رہے تھے تو ایوان کے اندر dams کے حوالے سے بات ہوئی۔ ابھی چند روز پہلے خواجہ محمد آصف وفاقی وزیر پانی و بجلی کا بیان بھی چھپا ہے کہ مستقبل کے اندر پانی کی شدید قلت رونما ہو گی۔ میں نے پانچ چھ اجلاس پہلے یہ معاملہ بھی اُٹھایا اور reservoir کے حوالے سے کالا باغ ڈیم کی بات کی تھی۔ اُس وقت سپیکر صاحب نے بہت اچھا، مثبت response دیتے ہوئے ایک کمیٹی بنانے کا اعلان کیا تھا اور انہوں نے کہا کہ میں اس

کمیٹی کو لے کر چلوں گا۔ یہ پانچ یا سات رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس میں وزیر زراعت، وزیر آبپاشی اور مجھے بھی شامل کیا گیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم خود صوبوں کے اندر افہام و تفہیم اور اتفاق رائے کے لئے سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں جائیں گے۔ اُس وقت قائد حزب اختلاف، میاں محمود الرشید بھی ایوان میں موجود تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ میں بھی اس میں تعاون کے لئے تیار ہوں۔ ہم تمام صوبوں میں جا کر ان کی reservations کے حوالے سے dialogue کریں گے۔ میں نے ایک دفعہ ایوان کے اندر یہ تجویز بھی رکھی تھی کہ اگر خیبر پختونخوا کو رائلٹی کا مسئلہ ہے تو میانوالی کا وہ حصہ جس میں پانی کا reservoir بنے گا اسے forego کر کے خیبر پختونخوا کو دے دینا چاہئے اور اس حوالے سے ہم ملکی مفاد کو سامنے رکھیں۔ ملک میں پانی کی شدید قلت ہے جبکہ سیلابی دنوں میں لاکھوں کیوبک فٹ پانی downstream جا کر ضائع ہو جاتا ہے اگر وہ store ہو جائے تو off season کے اندر آبپاشی کے لئے استعمال ہو سکے گا اور اس سے ساڑھے تین ہزار میگاواٹ بجلی بھی پیدا ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! رانا محمد اقبال صاحب تو اس وقت گورنر ہاؤس کے اندر ہیں۔ آپ ماشاءاللہ نوجوان ہیں، جرأت رکھتے ہیں اور steps بھی لے سکتے ہیں تو میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آپ اس کمیٹی کی میٹنگ بلائیں اور اس پر کام شروع کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل ہم اس کی میٹنگ بُلاتے ہیں

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وزیر معدنیات و کان کنی نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں۔ میں بلوچستان کے ریکوڈک منصوبے کے حوالے سے یہ کہوں گا کہ international level پر ہم یہ مقدمہ ہار چکے ہیں جبکہ وزیر معدنیات شاباش دے رہے ہیں کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے بہت کچھ کیا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے ملک میں mines and minerals کی کمی نہیں لیکن ہمارے انجینئرز اس کو explore نہیں کر سکے۔ ہمارے سائنسدان اور انجینئر ملک سے باہر جا رہے ہیں اگر آپ ان کو صحیح مقام اور تنخواہیں نہیں دیں گے تو پھر پاکستان سے mines and minerals کون نکالے گا، کیا یہ گورے نکالیں گے؟ جب آپ کے پاس ماہرین کی ٹیم موجود ہے تو ان کو incentives دیں اور اس کام پر لگائیں۔ میں وزیر معدنیات سے درخواست کروں گا کہ ہمارے اپنے انجینئرز اور ماہرین کو یہاں occupy کریں تاکہ وہ minerals کو explore کر سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! سردار صاحب کی بات کو نوٹ فرما لیں۔

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں سردار صاحب کی معصومیت پر صرف افسوس ہی کر سکتا ہوں۔ میں ان کی خدمت میں گزارش کر دوں کہ محکمہ Mines and Minerals چاہے وہ بلوچستان، سندھ، کے پی کے یا پنجاب کا ہو یہاں پاکستان کے اندر رواج یہ رہا ہے کہ حکومت سے لوگ lease کے لئے apply کرتے تھے اور حکومت وہ جگہ lease کر دیتی تھی۔ اس کے بعد وہ پارٹی اس جگہ سے exploration خود کرتی تھی۔ اگر وہ کسی mineral کو دریافت کر لیتی تو وہ اسے وہاں سے نکالتی تھی اور حکومت کو دو فیصد رائلٹی دیا کرتی تھی۔ آج پاکستان میں جتنی بھی minerals نکل رہی ہیں، چاہے وہ salt range کا کوئلہ، نمک یا دوسری minerals ہیں اس کی رائلٹی حکومت لیتی ہے جبکہ leases پرائیویٹ پارٹیوں کے پاس ہیں۔ اس کا maximum benefit پرائیویٹ پارٹیاں ہی لیتی ہیں۔ This is for the first time کہ ہمارے اپنے انجینئرز اور جیالوجسٹ کی کاوشوں سے یہ دریافت ہوئی ہے۔ میں اپنے انجینئرز اور جیالوجسٹ کو اس پر ضرور خراج تحسین پیش کروں گا کیونکہ انہوں نے محدود وسائل کے باوجود اس کارنامے کو سر انجام دیا ہے۔ اس کا basic سروے جیالوجیکل سروے آف پاکستان (GSP) اور پنجاب منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے انجینئرز نے کیا۔ جب ان کو یہاں پر anomalies ملیں تو اس کے بعد اس پر مزید تحقیق کی گئی۔ یہ ساری تفصیلات وزیراعلیٰ خود یہاں ایوان میں آکر بیان کریں گے۔ میں صرف آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ میں ان کی پوری بات سنوں گا لیکن یہ میری بات ضرور سنیں۔ میں آپ کو ایک بڑی serious بات بتا رہا ہوں کہ اس سے پہلے کبھی کسی وفاقی یا صوبائی حکومت نے معدنیات کی exploration کا کام نہیں کیا۔ یہ پہلی دفعہ ہوا کہ حکومت اپنے پیسے سے خود exploration کر رہی ہے اور ہم انشاء اللہ ان معدنیات پر پہرہ دیں گے اور کسی کو ان معدنیات کو لوٹ کر لے جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! یہ کوئی طریقہ ہے؟ سردار شہاب الدین خان صاحب بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہیں اور آپ بھی کھڑے ہیں تو میں کس کی بات سنوں؟ سردار صاحب! آپ دونوں خود ہی فیصلہ کر لیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اتنی گزارش کر رہا تھا کہ international level پر ہم ریکوڈک کیس ہار گئے ہیں یا جیت گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ تشریف رکھیں اس پر پھر کسی دن بات کریں گے۔

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں گزارش کر دیتا ہوں کہ ریکوڈک بلوچستان گورنمنٹ کا کیس ہے جو International Court کے اندر چل رہا ہے۔ ڈاکٹر ثمر مبارک مند نے International Court میں جا کر اس کیس پر testify کیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے سردار صاحب سے یہ کہوں گا کہ وہ ریکوڈک کیس پر ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کی judgement کو ضرور پڑھیں انہیں بہت ساری باتیں clear ہو جائیں گی۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس پر بہت بات ہو گئی ہے، پلیز اب آپ تشریف رکھیں۔ آج جمعہ ہے تو میرے پاس اور بھی ایجنڈا ہے۔

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ابھی تک International Court نے اُس کیس کا فیصلہ نہیں کیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میرے دوست پہلے میری بات سُن لیں اُس کے بعد یہ میری بات کا جواب بھی دے دیں۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر یہاں پر مجھے بات نہیں کرنے دی جائے گی تو پھر کوئی بھی بات نہیں کرے گا۔ آپ کورم پورا کرائیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔ اجلاس کی کارروائی کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "شیم، شیم" کی آوازیں)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرے بھائی سردار شہاب الدین صاحب ابھی جو بات کر رہے تھے اس معاملہ کو بلاوجہ لمبا کیا گیا۔ معاملہ یہ ہے کہ ریکوڈک کی انہوں نے بات کی ہے۔ اس میں ہوا یہ ہے کہ وہ معاملہ جب انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں گیا تو انہوں نے arbitration clause کے تحت گورنمنٹ آف پاکستان کو یہ کہا ہے کہ آپ اس کو پہلے out of court decide کریں۔ ابھی معاملہ ایسا نہیں ہے یہ ٹھیک ہے کہ وہاں پر معاملہ under discussion ہے لیکن اس وقت arbitration clause کے تحت اس پر کارروائی ہو رہی ہے۔ میں اس لئے یہاں کہنا چاہتا ہوں کہ اس وجہ سے گورنمنٹ کو یہ کہنا کہ اس نے کام نہیں کیا تو گورنمنٹ اس پر جو کر سکتی ہے وہ کر رہی ہے۔ گورنمنٹ سے جو ہو سکتا ہے وہ کر رہی ہے۔ بہت شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 9/15 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔ جی، پڑھیں۔

لاہور میں خسرہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے جاری کئے گئے
کروڑوں روپے خورد بُرد کرنے کا انکشاف

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 6۔جنوری 2015 کی خبر کے مطابق لاہور، خسرہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے ایک سال قبل ملنے والے ایک کروڑ 24 لاکھ ہڑپ کر لئے گئے۔

ذرائع کے مطابق مئی 2012 میں فیصل آباد میں خسرہ کے باعث چار بچوں کی ہلاکت کے بعد یونیسیف کے ڈاکٹر مشتاق رانا نے ڈاکٹر تنویر کو خسرہ کو وبائی شکل اختیار کرنے سے روکنے کے لئے ایک کروڑ 24 لاکھ روپے جاری کئے تاکہ خسرہ کے خلاف وسیع پیمانے پر اقدامات اور مانیٹرنگ کی جاسکے مگر یہ تمام رقم خسرہ کے خلاف اقدامات میں استعمال ہونے کی بجائے جعلی ٹی اے / ڈی اے کے ذریعے ہڑپ کر لی گئی جس میں باقاعدہ یونیسیف کے ڈاکٹر مشتاق رانا، ڈاکٹر تنویر سابق ڈی جی ہیلتھ سیکرٹری ٹیکنیکل ہیلتھ انور جنجوعہ اور ایڈیشنل ڈائریکٹر ای پی آئی نذیر احمد کا حصہ شامل تھا۔ مذکورہ غبن کو نہایت آسانی سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔ مزید یہ کہ یونیسیف کے کھاتے میں ایک اسامی کمپیوٹر آپریٹر بنائی گئی، ریکروٹمنٹ کمیٹی میں چونکہ ڈاکٹر تنویر احمد خود شامل تھے لہذا اس اسامی پر بنا اخبار میں اشتہار دیئے اپنے ہی بیٹے رضا تنویر کو ایک لاکھ روپے تنخواہ پر بھرتی کر لیا اور اپنے ہی گھر کے پتا پر اپنے بیٹے کے نام اپنے ہی دستخط سے تعیناتی نامہ جاری کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ خسرہ کی روک تھام کے شعبہ میں کرپشن ہوئی بلکہ رواں سال کے شروع میں ڈاکٹر تنویر احمد نے یونیسیف سے 25 لاکھ روپے نیوموکوکل ویکسین کی ایڈووکیسی کی مد میں حاصل کئے اور یہ رقم ہیلتھ ایجوکیشن افسروں میں بانٹ دی گئی جنہوں نے جعلی ایڈووکیسی ووچرز کی مد میں تمام رقم غبن کر لی لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! 2012 میں جب نمونیا کی ویکسین متعارف کرائی گئی تو حکومت پنجاب کی طرف سے اس ویکسین کو مشتہر کرنے اور عوامی رائے ہموار کرنے کے لئے یونیسیف کو 53 لاکھ 42 ہزار 500 روپے کی درخواست کی گئی جو کہ بذریعہ چیک نمبر 02971534 مورخہ 23۔نومبر 2012 بذریعہ سٹینڈرڈ چارٹرڈ بنک اسلام آباد سے ڈی جی ہیلتھ پنجاب کے اکاؤنٹ میں منتقل کئے گئے۔ یہ چیک 59 لاکھ 18 ہزار 171 روپے پر مشتمل تھا جس میں پولیو مہم کے لئے 5 لاکھ 75 ہزار 671 روپے بھی شامل تھے۔ یہ پیسے نمونیا ویکسین کی تشہیر social mobilization، عوامی سیمینار اور عوام کی آگاہی کے لئے پنجاب کے تمام اضلاع میں خرچ کی گئی جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسی طرح یونیسیف سے 92 لاکھ 96 ہزار 300 روپے کا چیک نمبر 02860131 مورخہ 23۔اکتوبر 2012 بذریعہ سٹینڈرڈ چارٹرڈ بنک ڈی جی ہیلتھ کے اکاؤنٹ میں منتقل کئے گئے جس میں تیز تر منصوبہ جات برائے عوامی آگاہی اور عوامی

رائے ہموار کرنے کے لئے 67لاکھ 54ہزار 800روپے اور 25لاکھ 41ہزار 500روپے برائے آئیوڈین کی کمی سے آگاہی کے لئے ورکشاپس اور سیمیناروں کے لئے اور 61لاکھ 80ہزار روپے پولیو مہم کے لئے تھی۔ آئیوڈین کے لئے 25لاکھ 41ہزار 500روپے ایڈیشنل ڈائریکٹر فوڈ اینڈ نیوٹریشن کے ذریعے خرچ کئے گئے جبکہ باقی رقم منظور شدہ منصوبہ کے مطابق پنجاب کے تمام اضلاع میں تقسیم کی گئی تمام خرچوں کے اخراجات مع ووچرز مکمل تفصیلات موجود ہیں۔ جہاں تک رضا تنویر کو پولیو کنٹرول روم کے لئے فوکل پرسن تعیناتی کا تعلق ہے تو یہ تعیناتی یونیسیف کی ضرورت تھی اور انہی کے طریق کار کے مطابق ان کو اس کارہائے منصبی پر لگایا گیا اور ان کی تنخواہ کے اخراجات بھی مذکورہ ادارہ اپنے کنٹریکٹرز کے ذریعے دیتا تھا۔ وہ سرکاری ملازم نہ ہے اور نہ ہی پنجاب گورنمنٹ کے تنخواہ دار ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے جو تحریک التوائے کار دی ہے اس کا جو جواب پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے دیا ہے اس میں انہوں نے کہا ہے کہ اس کی تمام تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے لیکن نہیں رکھی گئی۔ اگر تفصیل ہے تو فراہم کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہمارے پاس تفصیل نہیں آئی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس تحریک التوائے کار کی تفصیل ایوان میں دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! فراہم کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک التوائے کار Monday تک pending کی جاتی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب صرف جواب پڑھ دیتے ہیں۔ Kindly محکمہ جات کو ہدایت کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے اس تحریک التوائے کار کو Monday تک pending کیا ہے۔ انشاء اللہ یہ اس دن اس کی detail کے ساتھ آئیں گے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 16۔فروری 2015 سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔